الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

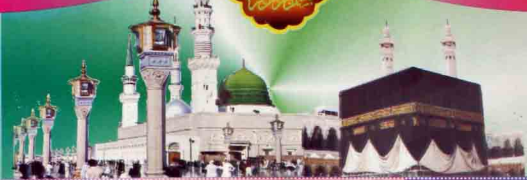

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی

پیشوائے اہل سنت استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید

درس قرآن

انبیاء کی ولادت کا ذکر سنت خدا ہے!!!

میلاد شریف کی برکات اور اعتراضات کے جوابات

مفتی محمد خان قادری کا گمراہ کن اور اشتعال انگیز فتویٰ

اداریہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلی ایک ہمہ جہت شخصیت

نامور دیوبندی عالم مولانا کوثر نیازی کے قلم سے

علاوہ ازیں: ☆ درس حدیث: اہل حق اور گمراہ فرقے ☆ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل: دارالافتاء اہل سنت ☆ سچی حکایات ☆ دانش حجاز ☆ اور Teachings of Islam

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونے والا میگزین At www.ahlesunnat.info

باسم القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف وکارکردگی رپورٹ

☆...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ وطالبات کی تعداد 650 ہے، جن کے لئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆...... طلبہ وطالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی مساوی ایم اے عربی واسلامیات، شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید وقرآ[ت] وخطابت وغیرہ کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆...... فارغ التحصیل فضلاء وفاضلات دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆...... گزشتہ تعلیمی سال میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی تعداد 357 ہے، جب کہ اس سا[ل] کارکردگی مزید بہتر ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' و''شریعت کالج طالبات'' کی زیر سرپرستی اندرون ملک وبیرون ملک 200 سے زائد ش[ا]خیں دین کی شمع روشن کررہی ہیں۔

☆...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں [کے] مدلل جوابات وفتاویٰ کا انتظام موجود ہے۔

☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 40 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ 15 لاکھ روپے تعمیرا[ت] پر خرچ کیے گئے ہیں۔

علم دوست اور مخیّرین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں زکوٰۃ، عطیات، اور صدقات کے ذریعے دل کھول کر تعاون کریں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول ☆ سوائے ابلیس کے جہاں میں سب ہی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اہل اسلام کو عید میلاد النبی ﷺ مبارک!

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں 12 ربیع الاول کو

جلوس میلاد انشاء اللہ العزیز ٹھیک صبح 30-7 بجے آستانہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے روانہ ہو کر بائی پاس روڈ، شاہین چوک، سٹاف گلہ، ریلوے روڈ سے گزرتے ہوئے عنایت پارک میلاد چوک پہنچے گا۔

احباب قافلوں کی صورت میں جلوس اور کانفرنس میں شریک ہوں!!!

میلاد مصطفیٰ کانفرنس انشاء اللہ العزیز 30-9 بجے عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات میں منعقد ہوگی، جہاں

پیشوائے اہل سنت حضرت **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) امیر عالمی تنظیم اہل سنت

اور دیگر علماء اہلسنت ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعاء خیر ہوگی اور لنگر تقسیم کیا جائے گا!

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

رابطہ: 0333-8403748 فون: 2-3521401 فیکس: 3511855 میل: qadri@ahlesunnat.info

اللہ لطیف بعبادہ

یرزق من یشاء بغیر حساب!!!

خالص سونے کے جدید زیورات کی اعلیٰ ورائٹی کا انٹرنیشنل مرکز

سعید جیولرز

چیف ایگزیکٹو: الحاج محمد سعید قادری

صرافہ بازار گجرات۔ فون: 3514069

دبئی کی مکمل ورائٹی کے ساتھ

marfat.com

حمد و نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ساقی الطاف خُو، اللہ ہُو اللہ ہُو
پیاسا ہوں میں ساقی ہے تو، اللہ ہُو اللہ ہُو

یہ پھول یہ شاخ و شجر یہ رس بھرے میٹھے ثمر
مٹی میں جوش نمو، اللہ ہُو اللہ ہُو

یہ شام یہ کالی گھٹا یہ معتدل ٹھنڈی ہوا
یہ بارشیں یہ رنگ وبو، اللہ ہُو اللہ ہُو

سانسوں میں تیرا نام ہے ہر وقت تجھ سے کام ہے
ہر دم ہے تیری گفتگو، اللہ ہُو اللہ ہُو

تیرا صبا بھرتا ہے دم اس پر رہے تیرا کرم
کہتا پھرے یہ چار سو، اللہ ہُو اللہ ہُو

آؤ کہ ذکر حُسن شہ بحر وبر کریں
جلوے بکھیر دیں، شب غم کی سحر کریں

مل کر بیان محاسن خیر البشر کریں
عشق نبی کو کچھ اور تیز تر کریں

جو حسن میرے پیش نظر ہے، اگر اسے
جلوے بھی دیکھ لیں، تو طواف نظر کریں

فرمائیں تو طلوع ہو مغرب سے آفتاب
چاہیں تو اک اشارے سے شق قمر کریں

کونین کو محیط ہے، سرکار کا کرم
سرکار! آپ ہم پہ نظر کرم کریں

انتخاب: ثناخان رسول خالد محمود قادری 0333-8437283

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

اپریل 2005ء
صفر ربیع الاول 1426ھ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سلانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: بشارت محمود، آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

maktabah.org

مفتی محمد خان قادری کا گمراہ کن اور اشتعال انگیز فتویٰ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ دنوں سے شیعہ مذہب کے لوگ مفتی محمد خان قادری، شادمان لاہور کا ایک فتوی خوب شائع کر رہے ہیں۔ اس فتویٰ میں اثنا عشری شیعہ مذہب کے لوگوں (جن کی کتب معتبرہ میں قرآن مجید کی صحت کا کھلا انکار کیا گیا ہے...... تین صحابہ حضرت سلمان فارسی، حضرت مقداد، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہم کے سوا تمام صحابہ کرام خصوصاً خلفاء رسول کریم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، ام المؤمنین حضرت عائشہ، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضوان اللہ علیہم کو کافر مرتد اور جہنمی قرار دیا گیا ہے...... اور اس طرح قرآن و حدیث کے راوی تمام صحابہ کو کافر قرار دے کر قرآن و حدیث کی حجیت شرعیہ کو ختم کرنے اور اسلام کی بنیادوں کو اکھیڑ دینے کی ناپاک سازش کی گئی ہے......) کو غیر مشروط طور پر مسلمان قرار دیا گیا ہے۔ اور اس فرقہ کے کھلے کفری عقائد و نظریات کی بنیاد پر ان کی تکفیر کرنے والے اکابر فقہاء اسلام کو کافر قرار دے کر شدید اشتعال انگیزی کی ہے جو کہ کسی مسلمان کیلئے کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں۔

<u>فتوی کا متن درج ذیل ہے:</u>

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء وعلی الہ النجباء واصحابہ الاتقیاء۔

اما بعد منہ الصدق والصواب! دنیا کے تمام مسلمان پانچ فقہوں میں سے کسی ایک کے پیرو کار ہیں۔ فقہ حنفی فقہ مالکی فقہ شافعی فقہ حنبلی اور فقہ جعفریہ۔

فقہ جعفریہ کے پیرو کار (شیعہ اثنا عشریہ) مسلک کے لوگ اسلام کے دیگر مسلم مکاتب فکر کی طرح مسلمان ہیں۔

یہ لوگ اسلام کے بنیادی عقائد اور تعلیمات کو اسی طرح مانتے ہیں جس طرح مسلمانوں کے دوسرے مسالک مانتے ہیں۔ فقہ جعفریہ کے پیرو کار مسلمانوں کے مسلمہ عقائد اور فقہی احکامات میں سوائے فروعی اختلافات کے دیگر مکاتب فکر کے عقائد واعمال کے ساتھ کوئی بنیادی اختلاف نہیں رکھتے۔

چند بے بنیاد افواہوں یا چند جہلا کے ذاتی عمل اور کردار کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان فرقے کو کافر قرار دینے والا خود کافر ہے علماء متقدمین، علماء جامع الازہر اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر (بریلوی، دیوبندی، شیعہ، اہلحدیث) کے علماء کے فتوئی کے مطابق بھی شیعہ مسلک کے پیرو کار مسلمان ہیں اور انکے ساتھ باہمی نکاح وازدواج، نماز جنازہ میں شریک ہونا، قربانی میں حصہ دار بنانا، مل کر عبادت گاہوں میں عبادت کرنا بالکل جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب دستخط و مہر مفتی محمد خان قادری

ہم ان سطور میں مفتی مذکور کے فتوی کے چار درج ذیل نکات کی نہایت اختصار کے ساتھ تردید کر رہے ہیں اگر

marfat.com

ضرورت پڑی تو بعد میں تفصیل کے ساتھ تمام حقائق منظر عام پر لائے جائیں گے۔

فتویٰ مذکورہ کے چار نکات

1. اثناعشری شیعہ مسلمان ہیں۔ 2. اختلافات فروعی ہیں نہ کہ بنیادی۔ 3. بے بنیاد افواہوں اور چند جہلا کے ذاتی عمل کی بنیاد پر شیعہ اثناعشری کو کافر کہا جاتا ہے۔ 4. علماء متقدمین اور تمام معاصر علماء نے اثناعشری شیعہ کے مسلمان ہونے اوران کے ساتھ نکاح، شادی کرنے وغیرہ کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

ہم اس مقام پر اس جھوٹے اور گمراہ کن فتویٰ کی تردید دو حصوں میں کریں گے۔ **پہلے** حصے میں اثناعشری کی کتب معتبرہ سے اس فرقہ کے عقائد و نظریات کے چند نمونے پیش کریں گے، جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ فتویٰ کے پہلے تینوں نکات سراسر غلط ہیں اور حقائق اس کے برعکس ہیں۔ **دوسرے** حصے میں اکابر فقہاء اسلام اور علماء اہلسنت کے فتاویٰ کی روشنی میں ثابت کریں گے کہ فتویٰ مذکورہ کا چوتھا نکتہ بھی سراسر جھوٹ کا پلندا اور افترا و بہتان ہے۔

حصہ اول: اثنا عشری شیعوں کے عقائد و نظریات

دور حاضر کے اثناعشری شیعوں کا سب سے بڑا پیشوا خمینی ایران ہے۔ خمینی ایران نے اپنی تصنیف ''کشف الاسرار'' میں اثناعشری شیعہ کو اپنے مذہب کی معلومات کیلئے ملاں باقر مجلسی کی کتاب ''حق الیقین'' اور مجلسی کی دیگر کتب پڑھنے کی تاکید کی ہے، اسکے علاوہ انہوں نے طبرسی کی کتب کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ لہٰذا ہم ذیل میں ملا باقر مجلسی اور علماء شیعہ اثناعشری کی کتب معتبرہ سے ان کے اصل عقائد و نظریات کے چند نمونے پیش کرتے ہیں:

قرآن مجید کی صحت سے کھلا انکار:

☆ شیعہ مذہب کی اصح الکتب ''اصول کافی'' صفحہ نمبر 271 میں ہے:

ترجمہ: ''حضرت جبریل جو قرآن حضور پاک ﷺ پر لائے تھے اس کی سترہ ہزار (17000) آیتیں تھیں۔''

☆ اسی کتاب میں ہے:

ترجمہ: ''لوگوں میں سے جو بھی دعویٰ کرے کہ اس نے سارا قرآن جس طرح نازل ہوا تھا جمع کر لیا ہے تو وہ کذاب ہے۔'' حوالہ: ''اصول کافی'' صفحہ: 139.

☆ خمینی ایران کا معتمد طبرسی لکھتا ہے:

ترجمہ: ''موجودہ قرآن اصل نہیں بلکہ اس میں کمی بیشی اور تحریف کی گئی ہے اور صحابہ نے اس میں کفر کے ستون کھڑے کئے ہیں۔'' حوالہ: ''احتجاج طبرسی'' صفحہ: 135 تا 137، طبع نجف.

☆ یہی طبرسی لکھتا ہے:

ترجمہ: ''تحریف قرآن کی روایات دو ہزار سے کم نہیں۔'' حوالہ: ''فصل الخطاب'' صفحہ: 251.

☆ خمینی ایران کا معتمد ملاں باقر مجلسی ''حق الیقین'' جلد: 1، صفحہ: 34 پر لکھتا ہے:

ترجمہ: ''مصحف فاطمہ تمہارے تین قرآن کے برابر ہے اور اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں۔

marfat.com

اور یہی روایت اثنا عشری شیعہ کی اصح الکتب ''اصول کافی'' جلد:1، صفحہ:346 میں بھی ہے۔

☆ نیز شیعہ کی کتب معتبرہ میں ہے کہ ''اصل قرآن غار میں چھپے ہوئے امام مہدی کے پاس ہے۔ جب وہ غار سے باہر آئیں گے تو اصل قرآن اپنے ساتھ لائیں گے۔''

حوالہ ''حق الیقین'' جلد: 1، صفحہ: 198. ''احتجاج طبرسی'' جلد: 1، صفحہ: 196. ''تفسیر صافی'' جلد: 1، صفحہ: 27

امہات المومنین اور اصحاب رسول کے خلاف تبرابازی کے چند نمونے:

☆ ''وفات نبوی کے بعد سلمان فارسی، ابوذر غفاری اور مقداد رضی اللہ عنہم کے سوا تمام صحابہ بلکہ اہل مشرق و مغرب مرتد ہوگئے۔'' حوالہ: ''حق الیقین'' ملاں باقر مجلسی، صفحہ: 364، ایران- ''رجال الکشی'' صفحہ: 12 تا 17، طبع کربلا معلیٰ- ''تفسیر قمی'' جلد: 1، صفحہ: 141، طبع ایران- ''فروع کافی'' صفحہ: 296.

☆ ''قرآن میں فرعون وہامان سے مراد ابو بکر و عمر ہیں۔''

حوالہ: ''حق الیقین'' ملاں باقر مجلسی، صفحہ: 342، 364، طبع ایران-

☆ ''ابو بکر و عمر ملعون ہیں رجعت میں امام مہدی ان کو قبروں سے نکال کر تمام مخلوق کے گناہ ان پر ڈال کر انکو سولی پر لٹکائیں گے پھر آگ میں جلا کر خاکستر دریاؤں میں بہادیں گے۔'' حوالہ: ''حق الیقین'' صفحہ: 361، 362.

☆ ''جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو عائشہ کو زندہ کرکے ان پر حد جاری کریں گے۔''

حوالہ: ''حق الیقین'' ملاں باقر مجلسی، صفحہ: 347، طبع ایران.

☆ ''تبرا کی تفصیل ہمارے عقیدے کے مطابق یہ ہے کہ چار بتوں ابو بکر، عمر، عثمان و معاویہ اور چار عورتوں عائشہ، حفصہ، ہندہ اور ام الحکم اور ان کے تمام اشیاع واتباع سے بیزاری کا اظہار کرے اور اقرار کرے کہ یہ لوگ تمام خلق خدا میں سب سے بدترین ہیں۔ اس تبرے کے بغیر خدا، رسول اور ائمہ پر ایمان درست نہیں ہوتا۔''

حوالہ: ''حق الیقین'' ملاں باقر مجلسی، صفحہ: 519، طبع ایران.

☆ ابو بکر و عمر کافر ہیں جو ان سے محبت رکھے وہ بھی کافر ہے۔'' حوالہ: ''حق الیقین'' صفحہ: 922.

اثنا عشری شیعہ کے کفریات کے چند اور نمونے:

☆ ''اللہ تعالیٰ کو ''بدا'' ہو جاتا ہے۔'' حوالہ: ''اصول کافی'' مترجم، صفحہ: 162تا165.

''بدا'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا پہلے سے علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے۔''

حوالہ: ''حاشیہ تفسیر قمی'' صفحہ: 39، مطبوعہ ایران.

☆ ارشاد باری تعالیٰ ''لکل امة رسول'' اس آیت کریمہ میں حضرت علی اور ان کی اولاد میں سے ہونے والے اماموں کو رسول کہا گیا ہے۔ حوالہ: ''تفسیر عیاشی'' جلد: 2، صفحہ: 123.

☆ حضرت علی رب الارض ہیں۔'' حوالہ: ''تفسیر قمی'' جلد: 2، آیت: 39.

☆ ''حضرت علی رب الانبیاء والملائکہ ہیں۔'' حوالہ: ''مقدمہ جلاء العیون'' جلد: 2، صفحہ: 24.

marfat.com

☆☆ سورہ انبیاء کی آیت نمبر 29 ''ومن یقل منهم انی اله من دونه'' میں الہ سے امام مراد ہے۔

حوالہ: ''تفسیر قمی'' جلد: 2، آیت: 294.

نیز پورے ملک میں شیعہ اذان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ رسول بلافصل کہتے ہیں۔ اور فقہا اسلام نے خلافت صدیقی وفاروقی، جس پر صحابہ کرام واہل بیت رسول کا اجماع منصوص قائم ہوچکا ہے، کے انکار کو بھی کفر قرار دیا ہے

تبصرہ: بالا حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اثنا عشری شیعہ قرآن وحدیث کے راوی اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو کافر و مرتد مان کر اسلام کی بنیاد ''قرآن وحدیث'' کے منکر ہیں۔ انکے عقائد ونظریات میں کفریات صریحہ موجود ہیں۔ اثنا شیعہ 12 اماموں کو رسول قرار دے کر عقیدہ ختم نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ لہذا شیعہ سنی اختلافات فروعی نہیں بلکہ کفر واسلام کے بنیادی اختلافات ہیں۔

نیز شیعہ کے یہ اعتقادات شیعہ کے جہلاء نے بیان نہیں کئے اور نہ ہی بے بنیاد افواہیں ہیں بلکہ اثنا عشری شیعہ کے دور حاضر کے سب سے بڑے اور مسلمہ پیشوا خمینی ایران کے معتمد اکابر شیعہ کی کتب میں موجود ہیں۔

دوسرا حصہ: اکابر فقہاء اسلام کے فتوے

☆ علامہ ابن عابدین ''رد المحتار علی الدر المختار المعروف فتاویٰ شامی'' میں، مرتبین ''فتاویٰ ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری'' میں، امام زین الدین ''البحر الرائق شرح کنز الدقائق'' میں، اور علامہ علاء الدین علی طرابلسی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ''معین الحکام'' میں فرماتے ہیں:

''ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ بالله فهو کافر. واللفظ للشامی''

ترجمہ: ''رافضی (شیعہ) جب شیخین (حضرت ابو بکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کو برا بھلا کہے اور ان پر لعنت بھیجتا ہو تو وہ کافر ہے۔'' حوالہ: ''فتاویٰ شامی'' جلد: 3، صفحہ: 321، مطبوعہ مصر۔

☆ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے: ترجمہ: ''جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور ایسی طرح جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے۔ اور شیعہ کو دنیا میں مردوں کے لوٹ کر آنے کے عقیدے ہی کی وجہ سے کافر قرار دینا ضروری ہے اور یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام جیسے ہیں۔''

حوالہ: ''فتاویٰ عالمگیری'' جلد: 2، صفحہ: 264. ملخصا.

☆ امام شامی ''ردالمحتار'' کی کتاب الجہاد میں فرماتے ہیں:

''ہاں! اسکے کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا حضرت ابو بکر صدیق کے صحابی ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی الوہیت کا عقیدہ رکھے یا یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت جبریل نے وحی میں غلطی کی یا اس کی مثل کوئی صاف کفر کرے جو قرآن مجید کے خلاف ہو۔''

☆ مجدد دین وملت، امام اہل سنت حضرت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز اس سوال کے جواب میں کہ آیا کسی شیعہ کی نماز جنازہ اہلسنت وجماعت کیلئے پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ فرماتے ہیں:

maktabah.org

اگر رافضی (شیعہ) ضروریات دین کا منکر ہے مثلاً: قرآن عظیم میں کچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف، امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اور صحابہ یا کسی (بھی) شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے یا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم یا دیگر ائمہ اطہار کو انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی سے افضل جانتا ہے، اور آج کل یہاں کے رافضی (شیعہ) تبرائی عموماً ایسے ہی ہیں ان میں شاید ایک شخص ایسا نہ نکلے جو ان عقائد کفریہ کا معتقد نہ ہو، جب تو وہ کافر مرتد ہے اور اسکے جنازہ کی نماز حرام قطعی و گناہ شدید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"و لا تصل علی احد منھم مات ابدا و لا تقم علیٰ قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وما توا وھم فاسقون."

ترجمہ: "کبھی نماز نہ پڑھ انکے کسی مرنے والے پر نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ اور مرتے دم تک بے حکم (نافرمان) رہے۔" حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 10، سورہ توبہ، آیت: 84.

اور اگر ضروریات دین کا منکر نہیں مگر تبرائی ہے تو جمہور کے نزدیک اسکا بھی وہی حکم ہے۔ کما فی الخلاصۃ وفتح القدیر وتنویر الابصار والدرالمختار والھدایۃ وغیرھا۔

اور اگر صرف تفضیلیہ ہے خلفاء ثلثہ و دیگر صحابہ وامہات المومنین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا احترام کرتا ہے مگر جناب علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صرف ان سب سے افضل سمجھتا ہے تو اسکے جنازے کی نماز بھی نہ پڑھنی چاہیے۔

متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا:

"ان ما توا فلا تشھدوا ھم." ترجمہ: "وہ مریں تو ان کے جنازہ پر نہ جائیں۔"

"و لا تصلوا علیھم." یعنی "ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔"

حوالہ: "العطایا النبویتہ فی الفتاویٰ الرضویۃ" جلد: 4، صفحہ: 53.

اہل سنت کی کتب فتاویٰ سے نمونہ کے طور پر چند حوالے پیش کئے ہیں و گرنہ فقہاء اسلام کے اسی قسم کے فتوے درجنوں کی تعداد میں کتب معتبرہ میں موجود ہیں، جو بوقت ضرورت تفصیل کے ساتھ باحوالہ منظر عام پر لائے جائیں گے۔

آخر میں اسی سلسلہ میں دیوبندی فرقہ کا ایک فتویٰ پیش کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ فتویٰ کا چوتھا نکتہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ فتویٰ علماء دیوبند کے مفتی رشید احمد کا ہے:

سوال: شیعہ کی نماز جنازہ یا جنازہ میں سنی کی شرکت از روئے شرع کیسی ہے؟ بینوا توجروا!

الجواب باسم ملھم الصواب

"و لا تصل علی احد منھم مات ابدا و لا تقم علیٰ قبرہ." الایہ (التوبہ ع:11) "ماکان للنبی والذین آمنو ان یستغفروا للمشرکین." الایہ (التوبہ ع14) شیعہ کا کفر ظاہر ہے اور مذکورہ آیات میں صراحتہ کفار کی نماز جنازہ پڑھنے ان کی قبر پر جانے اور ان کیلئے طلب مغفرت سے منع کیا گیا ہے۔ حوالہ: "احسن الفتاویٰ" جلد:4، صفحہ:220، کراچی۔

<u>مخلصانہ نصیحت:</u> مفتی محمد خان قادری سے نہایت اخلاص کے ساتھ گذارش ہے کہ وہ اپنے اس اسلام شکن فتویٰ سے رجوع کریں اور اعلانیہ توبہ کر کے تمام شرعی تقاضے پورے کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین!!!

marfat.com

پیر محمد افضل قادری

درس قرآن

انبیاء کی ولادت کا ذکر سنت خدا ہے!!!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

"قال انی عبد اللّٰه اتانی الکتاب وجعلنی نبیاء"

ترجمہ: "(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا: بےشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے اور اپنا نبی بنایا ہے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 16، سورہ مریم، آیت: 30.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کلمات اس وقت کہے جب آپ ابھی پہلے دن کے تھے اور اپنی والدہ حضرت مریم کی گود میں دودھ پی رہے تھے۔

قبل ازیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت مریم بغیر نکاح کے حاملہ ہوئیں، جب دردزہ محسوس کیا تو مسجد اقصیٰ سے جانب مشرق "بیت اللحم" کے ایک الگ تھلگ مقام پر بچہ جنم دینے کیلئے چلی گئیں، وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ ولادت مسیح کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے غیب سے غذا کا بندوبست کیا، حضرت مریم کھجور کے سوکھے ہوئے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھیں تو فرشتے نے انہیں ندا کی:

"اے مریم! اس تنے کو ہلاؤ یہ تروتازہ اور بار آور ہو کر تجھ پر تروتازہ اور پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا اور اس کے ساتھ ہی آپ کے پاؤں کے نیچے سے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر دیا جائے گا۔

دوسری طرف خاندان کے لوگ آپ کی تلاش کرنے کیلئے "بیت اللحم" کی طرف نکلے تو آپ کی گود میں بچہ دیکھ کر سخت متعجب ہوئے اور کہا:

"اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بد کردار نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں فاحشہ عورت تھی! تب حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی بچے سے اصل صورت حال دریافت کرو! تو لوگوں نے کہا: ہم اس شیر خوار بچے سے جو ابھی پالنے میں ہے کس طرح کلام کریں؟ تو عیسیٰ علیہ السلام نے درج بالا جواب دیا۔

اس آیت سے درج ذیل باتیں مستفاد ہوتی ہیں:

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ولادت میں جبکہ آپ کی عمر ابھی ایک دن کامل نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کمال عطا فرمایا کہ آپ نے اپنی قوم سے کلام کیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کی ولادت کے وقت خلاف عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ جو کہ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں

کی ولادت کے وقت بھی بے شمار خوارق عادت واقعات ظہور پذیر ہوئے جن میں آپ کا کلام کرنا بھی ہے۔

آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب فرماتی ہیں، میں نے آپ ﷺ کی ولادت کے وقت چھ عجائبات دیکھے:

(۱) آپ نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر اطہر سجدہ میں رکھا۔ اور توحید و رسالت کی گواہی دی۔

(۲) اپنی امت کیلئے دعا فرمائی۔

(۳) آپ کا چہرہ مبارک نہایت روشن تھا جس کی روشنی چراغ پر غالب تھی۔

(۴) آپ ید قدرت سے ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے

(۵) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان میں نے مہر نبوت دیکھی۔

(٦) اور جب میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: ان کو غسل دینے کی ضرورت نہیں یہ پاک اور صاف پیدا کئے گئے ہیں۔

2. اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں عجائبات و کمالات کا ذکر کیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے اور سورہ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ عجیب واقعہ ذکر ہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کیلئے مصر کی عورتیں لائی گئیں تو آپ نے ان کا دودھ نہیں پیا تھا اور جب آپ کی والدہ کو بلایا گیا تو ان کا دودھ پی لیا۔ قرآن مجید میں ہے:

"وحرمنا علیه المراضع من قبل."

ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر پہلے سے دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ:10، سورہ قصص، آیت: 12.

معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام شیر خوار ہونے کی عمر میں دوسرے بچوں کی طرح نہ تھے بلکہ آپ صاحب تمیز تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی ولادت اور ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے عجائب و غرائب اور کمالات کو بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقہ) ہے۔ اور اس سے "محافل میلاد" کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں" گویا آپ نظر نبوت سے جانتے تھے کہ میرے ماننے والے مجھے خدا تعالیٰ کا بیٹا کہیں گے، لہذا آپ نے پہلے ہی واضح فرما دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں بیٹا نہیں۔

یاد رہے کہ عبد کا لفظ بندہ اور غلام کے معنی میں آتا ہے۔ جب یہ لفظ اللہ کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنی بندہ (عبادت کرنے والا) ہوتا ہے اور مخلوق کی طرف منسوب ہو (مثلاً: عبد النبی) تو اس کا معنی غلام اور خادم کے ہوتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے:

"حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کا عبد (غلام) ہوں۔

حوالہ: "کنز العمال شریف"

4. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ماضی کے الفاظ کے ساتھ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب عطا فرما دی ہے اور نبی بنا دیا ہوا ہے۔ اس میں ایک اشارہ تو یہ ہے کہ میری والدہ فاحشہ نہیں ہیں کیونکہ فاحشہ عورت کے گھر نبی کی ولادت نہیں ہوتی اور دوسرا اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

انبیاء پیدا ہوتے وقت بھی صاحب نبوت ہوتے ہیں اور کتاب وحکمت سے واقف ہوتے ہیں۔

اس سے نجدی فکر کے علماء کے باطل نظریات کا ابطال ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ 40 سال کی عمر میں بعثت (اعلان نبوت) سے پہلے نبوت اور احکام شریعت سے ناواقف تھے۔ بلکہ مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن دیوبندی نے تو "سورہ والضحیٰ" میں

"ووجدک ضالا فھدی" کا ترجمہ کیا ہے:

"اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی۔"

اور جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی نے اسی آیت کا ترجمہ کیا ہے:

"تمہیں ناواقف پایا پھر ہدایت بخشی۔"

حالانکہ مشہور مفسر قرآن امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ضالا کا معنی "محبت میں وارفتہ" ہونے کے ہیں اور آپ ﷺ گمراہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ما ضل صاحبکم وما غویٰ."

ترجمہ: "تمہارے آقا کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی بھٹکے ہیں۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 2.

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں علماء امت نے اجماع کیا ہے کہ آپ تمام انبیاء کرام کے کمالات کے جامع ہیں اور اس کیلئے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا یہ شعر واضح دلیل ہے۔ آپ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا:

"لکل نبی فی الانام فضیلة وجعلتها مجموعة فی محمد (ﷺ)."

ترجمہ: "ہر نبی کیلئے اس جہاں میں کوئی فضیلت ضرور ہے اور تمام کی تمام فضیلتیں حضرت محمد ﷺ میں جمع کر دی گئی ہیں۔"

نبی علیہ السلام نے اس شعر کا انکار نہیں فرمایا بلکہ تائید فرمائی ہے۔

تو جب ثابت ہو گیا کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دودھ پینے کی عمر میں "صاحب تمیز" ہوں اور شریعت سے واقف وباخبر ہوں اور حضرت سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بعثت (اعلان نبوت) سے پہلے اپنی نبوت ورسالت سے بے خبر ہوں۔

تعجب ہے کہ جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے:

"نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے آپ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ آپ نبی بنائے جانے والے ہیں۔" حوالہ: "ترجمان القرآن" اکتوبر 1973ء

جبکہ صحیح مسلم میں ہے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں بے شک میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت (اعلان نبوت) سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اس وقت بھی اسے پہچانتا ہوں۔

اس حدیث مبارک سے تو ثابت ہو رہا ہے کہ بے جاں پتھر بھی اعلان نبوت سے پہلے آپ کی نبوت ورسالت سے خبردار تھے! تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ حضرت سید الانبیاء ﷺ خود اپنی نبوت ورسالت سے بے خبر ہوں؟؟؟

marfat.com

درس حدیث

نورانیت مصطفیٰ ﷺ

مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری

۳۔ "عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه انه سال رسول اللهﷺ عن اول شئی خلقه الله تعالی من المخلوقات فقال نور نبیک یا جابر خلقه الله وخلق بعده کل شئی وخلق منه کل خیر" الحدیث (مصنف عبدالرزاق)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی اس کے بارے سوال عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے نبی علیہ السلام کا نور اے جابر! اس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اس کے بعد ہر شے پیدا فرمائی اور ہر خیر والی چیز اسی نور نبوی سے پیدا فرمائی۔

۴۔ حضور پر نور ﷺ تہجد کے وقت دعا عرض کرتے:

"اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا و فی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن یساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا وخلفی نورا واجعلنی نورا وفی لسانی نورا وعصبی نورا ولحمی ودمی وشعری وبشریی"

(مسلم شریف، باب صلوۃ النبی ﷺ باللیل ودعائہ۔)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اور قوت سماعت میں نور کر اور میرے دائیں نور کر اور میرے بائیں نور کر اور میرے اوپر نور کر اور میرے نیچے نور کر اور میرے سامنے نور کر اور میرے پیچھے نور کر اور مجھے نور کر دے اور میری زبان میں نور کر اور میرے عصبات یعنی پٹھے اور لحم یعنی جسم اور خون اور بال اور بشرہ کو نور کر۔"

یہ حدیث صاحب مشکوۃ نے صلوۃ اللیل کے باب میں بھی ذکر کی ہے۔ اس کی شرح میں ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اس سے مراد حسی اور باطنی ہر طرح کا نور ہے اور آپ کا یہ سب کچھ نور ہونا ہرگز ممتنع نہیں۔

علامہ وشتانی مالکی نے کہا ہے: "فھو بحسب ارتفاع المقامات لان الجمع قد جعل لهﷺ."

ترجمہ "یہ دعا بلندی کے مرتبات کیلئے ہے کیونکہ ان سب چیزوں کا نورانی ہونا پہلے ہی آپ کیلئے کر دیا گیا ہوا ہے"

(اکمال اکمل المعلم، جلد:۲، صفحہ:۳۹۱ طبع بیروت)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپ سراپا نور ہیں

۵. "عن ابن عباس قال کان رسول الله افلج الثنیتین اذا تکلم رُای کالنور یخرج من بین ثنایاه."

(سنن الدارمی، باب فی حسن النبی ﷺ)

ترجمہ: "ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے مبارک دانتوں میں فرجہ تھا۔ جب آپ کلام فرماتے تو ان میں سے نور نکلتا دیکھا جاتا تھا۔"

٦. عن کعب بن مالک قال کان رسول الله ﷺ اذا سر استنار وجهه کان وجهه قطعة قمر."

(مشکوۃ عن الصحیحین، باب اوصاف النبی ﷺ۔)

ترجمہ: "کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تو آپ کے چہرے پر نور آجاتا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔"

اس معنی کی کافی احادیث مبارکہ فقیر کے پاس موجود ہیں اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء مناسب ہے۔

آپ ﷺ کے دربار میں دو صحابی حضرت اسید اور

marfat.com

حضرت عباد رات دیر گئے تک بیٹھے رہے، رات سخت تاریک تھی جب واپس جانے لگے تو انکی لاٹھیاں نور بن گئیں...... آپ کے غلام حضرت نجاشی کے وصال کے بعد انکی قبر سے نور نکلا کرتا تھا...... یہ دونوں باتیں ملاحظہ کریں ''مشکوۃ شریف'' کے باب کرامات میں، اول بحوالہ صحیحین اور ثانی بحوالہ سنن ابی داؤد۔

نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا کیونکہ انکے عقد میں یکے بعد دیگرے حضور پر نور کے دو نور رہے ہیں، یعنی دو صاحبزادیاں رضی اللہ عنہما۔ تو جب آپ کے متعلقات نور ہیں تو کیا آپ خود نور نہیں ہیں؟

۷۔ ''عن ابن عباس لم تکن له ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوئه علی ضوء الشمس ولم یقم مع السراج قط الا غلب ضوء ه علی ضوء السراج''

(انوار غوثیه شرح شمائل النبویه المعروف بالشمائل الترمذی، صفحه: ۲۹، طبع کراچی)

ترجمہ: ''ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا اور آپ کبھی دھوپ میں کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کا نور اور روشنی سورج کی روشنی پر غالب رہتی اور آپ کبھی چراغ کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی چراغ پر غالب رہتی۔''

۸۔ حضرت قاضی عیاض مالکی نے کتاب الشفاء میں اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے مدارج النبوہ میں ''فصل اسماء النبی ﷺ'' میں لکھا ہے کہ ''نور'' ہمارے رسول اکرم کا نام ہے اور یہ آپکی صفت مبارک ہے

۹۔ نبراس شرح شرح عقائد نسفی میں مصنف لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''پھر پوشیدہ نہ رہے کہ شارح (علامہ تفتازانی) نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ آپ ﷺ کے ظاہری احوال ہیں۔ لیکن جو باطنی احوال وصفات ہیں وہ بہت جلیل القدر اور عظیم الشان ہیں بنسبت ظاہری صفات کے لیکن وہ عوام سے پردہ میں رکھے گئے ہیں۔ اسی لیے تو عارف باللہ حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے: اگر نبی اکرم کے نور کا ایک ذرہ بھی مخلوق کیلئے ظاہر ہو جائے تو عرش تک کوئی چیز قائم نہ رہ سکے''

(نبراس، صفحه: ۲۳۳، مطبوعه دین محمد اینڈ سنز لاہور)

ان نصوص کے ہوتے ہوئے اب اور کسی نص کی یا کسی کے بیان کی حاجت نہیں رہتی۔ چہ جائیکہ کسی دیوبندی یا انکے کبائر سے اقوال سے یہ مسئلہ ثابت کیا جائے کیونکہ وہ بے دین ہیں، انکے قول کا کیا اعتبار۔ وہ حضور ﷺ کو نور مان بھی لیں تو بھی انکی گمراہی ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ انہوں نے شان الوہیت وشان رسالت کی بہت تنقیص کی ہوئی ہے۔ یہ بے شک کہتے پھر انک لرسول اللہ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان المنافقین لکذبون. ہاں اگر ضرور ہی سائل نے دیوبندیوں کے کبائر میں سے اس کے بارے کچھ سننا ہے تو ان کے ایک بڑے کبیرے کی سنیں۔ قصائد قاسمیہ میں قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کسی نے بھی بجز ستار
سوائے خدا کے بھلا کوئی تجھے کیا جانے
تو شمس نور ہے شپر نمط اولو الابصار

ان بندہ ہائے دیو میں سے جو حضور پر نور کے منکر ہیں وہ صرف آپ ﷺ کے نور کے ہی منکر ہیں ورنہ انکے پیر خود سارے نور بلکہ عین نور ہیں۔ انکے شیخ الہند نے ان بدگمان دیوبند کے پیر رشید گنگوہی کی یاد میں جو مرثیہ لکھا اس کے صفحہ نمبر ۱۱ پر گنگوہی کے بارے لکھا ہے۔

چھپائے جامۂ فانوس کیونکہ شمع روشن کو
تھی اس نور مجسم کے کفن مین وہ ہی عریانی

پھر اگلے صفحہ پر لکھتا ہے:

تیری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں ارنی بار بار مری دیکھی بھی نادانی

دیکھا آپ نے کہ ان کا پیر نور مجسم اور اسکی قبر کا گڑھا تربت انور ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کو یہ نور نہیں مانتے۔ کہتے ہیں نبی پاک کو نور ماننے سے شرک ہو جاتا ہے۔

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

☆ ایک کافرہ کا مکان! ☆

حضور علیہ السلام فتح مکہ کے بعد ایک دن مکہ معظمہ کی ایک کافرہ عورت کے مکان کی دیوار سے تکیہ لگا کر کسی اپنے غلام سے گفتگو فرما رہے تھے، اس مکان والی کافرہ کو جب پتہ چلا کہ محمد (علیہ السلام) میرے مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے کھڑے ہیں تو بغض و عداوت سے اس نے اپنے مکان کی سب کھڑکیاں بند کر ڈالیں تاکہ حضور کی آواز نہ سن پائے۔ اسی وقت جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''یا رسول اللہ! خدا فرماتا ہے کہ اگرچہ یہ عورت کافرہ ہے مگر آپ کی شان بڑی ارفع و بلند ہے چونکہ اس کافرہ کے مکان کی دیوار کے ساتھ آپ کی پشتِ انور لگ گئی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ یہ مکان والی اب جہنم میں جلے۔ اس عورت نے تو اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کیا ہے مگر میں نے اس کے دل کی کھڑکی کھول دی ہے اور یہ صرف اس کی دیوار سے آپ کے تکیہ لگا کر کھڑے ہونے کی برکت سے ہے۔''

اتنے میں وہ عورت بے چین ہو کر گھر سے نکلی اور حضور کے قدموں پر گر پڑی اور سچے دل سے پکار اٹھی

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ

(''نزہتہ المجالس'' جلد:2، صفحہ: 78۔)

سبق: جس عورت کے مکان کی دیوار سے حضور کی پشتِ انور لگ گئی، وہ عورت آگ سے بچ گئی تو جس خوش قسمت اور مقدس خاتون حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ انور میں حضور نے قیام فرمایا ہو وہ مقدس خاتون کیوں جنت کی مالک نہ ہو گی؟ پھر کس قدر بد بخت ہیں وہ لوگ جو حضور کے والدین معظمین کے متعلق کچھ کا کچھ بکتے ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عن والدیہ علیہ السلام)

☆ جبریل امین اور نورانی تارہ ☆

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبریل نے عرض کیا: حضور مجھے کچھ خبر نہیں ہاں اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک نورانی تارہ ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا، میں نے اسے بہتر ہزار (72,000) مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔

حضور علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا:

''وَ عِزَّۃِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِکَ الْکَوْکَب.''

ترجمہ: ''میرے رب کی عزت کی قسم! میں ہی وہ نورانی تارہ ہوں۔'' (''روح البیان'' جلد:1، صفحہ:974۔)

سبق: ہمارے حضور علیہ السلام کائنات کی ہر چیز سے پہلے پیدا فرمائے گئے ہیں اور آپ کا نور پاک اس وقت بھی تھا جب کہ نہ کوئی فرشتہ تھا، نہ کوئی بشر، نہ زمین تھی،

marfat.com

نہ آسمان اور نہ کوئی اور شے۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ دیوانہ اونٹ ☆

بنی نجار کے ایک باغ میں ایک اونٹ گھس آیا، جو شخص بھی اس باغ میں جاتا وہ اونٹ اسے کاٹنے دوڑتا، لوگ بڑے پریشان تھے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ عرض کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: چلو میں چلتا ہوں! چنانچہ حضور ﷺ اس باغ میں تشریف لے گئے اور اس اونٹ سے فرمایا: ''ادھر آؤ!''

اس اونٹ نے جب رسول اللہ ﷺ کا حکم سنا تو دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور اپنا سر حضور کے قدموں میں ڈال دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اسکی نکیل لاؤ! نکیل لائی گئی اور حضور ﷺ نے اسے نکیل ڈال کر اس کے مالک کے حوالے کر دیا اور وہ آرام سے چلا گیا۔

حضور ﷺ نے پھر صحابہ سے فرمایا، کافروں کے سوا مجھے زمین و آسمان والے سب جانتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (''حجۃ اللہ علی العالمین'' صفحہ: 458)

سبق: ہمارے نبی ﷺ کا حکم جانوروں پر بھی جاری ہے اور کائنات کی ہر شے سوائے کافروں کے ہمارے حضور ﷺ کی رسالت و صداقت کو جانتی ہے۔

☆ جنگل کی ہرنی ☆

ایک جنگل میں ایک ہرنی رہتی تھی، اسکے دو بچے تھے، ایک بار وہ باہر نکلی تو کسی شکاری نے راہ میں جال بچھا رکھا تھا بے خبر ہرنی اس جال میں پھنس گئی، جب اس نے دیکھا کہ میں تو پھنس گئی ہوں تو بڑی پریشان ہوئی، اسکی خوش قسمتی دیکھئے کہ اسی جنگل میں حضور ﷺ تشریف لاتے ہوئے اسے نظر آئے، اس نے حضور ﷺ کو دیکھا تو پکاری: یارسول اللہ! مجھ پر رحم فرمایئے! حضور ﷺ نے اس کی پکار سنی اور اس کے پاس تشریف لا کر فرمایا:

کیا حاجت ہے؟ وہ بولی حضور! میں اس اعرابی کے جال میں پھنس گئی ہوں، میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو اس قریب کے پہاڑ میں ہیں، تھوڑی دیر کیلئے آپ میری ضمانت دے کر اس جال سے مجھے آزاد کرا دیجئے تاکہ میں آخری بار ایک مرتبہ بچوں کو دودھ پلا آؤں، حضور! میں دودھ پلا کر پھر یہاں واپس آجاؤں گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا جا میں تمہاری ضمانت دیتا ہوں اور تمہاری جگہ یہیں ٹھہرتا ہوں، تو بچوں کو دودھ پلا کر جلدی واپس آجا۔

چنانچہ ہرنی کو آپ نے رہا فرما دیا اور وہاں خود قیام فرما ہو گئے۔ اعرابی جو مسلمان نہ تھا کہنے لگا، اگر میرا شکار واپس نہ آیا تو اچھا نہ ہو گا! حضور ﷺ نے فرمایا: تم دیکھو تو سہی کہ ہرنی واپس آتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہرنی بچوں کے پاس پہنچی اور بچوں کو دودھ پلا کر فوراً واپس لوٹی اور آتے ہی حضور ﷺ کے قدموں پر سر ڈال دیا۔ یہ اعجاز دیکھ کر وہ اعرابی بھی قدموں پر گر گیا۔

جھک گئے سر ہرنی و کافر کے دونوں ساتھ ساتھ
مصطفیٰ نے ان کے سر پر رکھ دیا رحمت کا ہاتھ
پھر بشارت اس کو اور اس کو ملی سرکار سے
جال سے آزاد تو، اور تو عذابِ نار سے!

سبق: ہمارے حضور ﷺ جانوروں تک کیلئے رحمت ہیں اور جانور بھی حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، پھر جو انسان ہو کر حضور کا حکم نہ مانے وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے یا نہیں؟؟؟

marfat.com

میلاد شریف کی برکات اور اعتراضات کے جوابات

پیر محمد افضل قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''میلاد'' کا معنیٰ ہے: ولادت کا وقت یا عظیم الشان ولادت۔'' مولد کا معنی بھی ولادت کا وقت ہے۔

اہل اسلام کے عرف میں میلاد یا مولد سے مراد سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہے۔ اور محفل میلاد یا جلسہ میلاد یا میلاد کانفرنس سے مراد ایسا روح پرور اجتماع ہے جس میں سرکار مدینہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت طیبہ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے عجیب وغریب واقعات کا تذکرہ کر کے قسم قسم کی برکات حاصل کی جائیں۔

ذکر ولادت نبی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سورہ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ولادت کے وقت ان انبیاء عظام کی ظاہر ہونے والی عظمتوں اور شانوں کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح سنت رسول، سنت صحابہ و اہل بیت اور سنت سلف صالحین سے بھی ذکر میلاد ثابت ہے۔ اور محدثین نے تو کتب احادیث میں مولد النبی ﷺ کے عنوان سے ابواب باندھے ہیں

میلاد شریف کے بے شمار فائدے اور برکات ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆1۔ ذکر انبیاء سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور قلب میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک."

ترجمہ: ''اور یہ سب کچھ انبیاء کی خبریں ہم آپ پر بیان کرتے ہیں جن کے سبب ہم آپ کے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 12، سورہ ہود، آیت: 120.

توحید اور تمام عقائد اسلامیہ دعوے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ ان پر دلیل ہیں۔ دلیل ثابت ہونے سے دعویٰ ثابت ہوتا ہے، اس لئے حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کی بڑی اہمیت ہے، میلاد میں حضور ﷺ کے کمالات و معجزات کا تذکرہ کر کے ایمان کو مضبوط کیا جاتا ہے۔

☆2۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قل بفضل الله و برحمته فبذالک فليفرحوا هو خير مما يجمعون."

ترجمہ: ''آپ فرما دیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ساتھ پس اسی پر وہ (اہل ایمان) خوش ہوں۔ یہ خوشی اس (دولت) سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 11، سورہ یونس، آیت: 58.

marfat.com

اس آیت میں اللہ کے فضل ورحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت وفضل عظیم ہیں آپ کی آمد کی خوشی میں جشن منانا اس آیت مبارکہ کی تعمیل ہے اور شاندار نیکی ہے.

بخاری شریف میں ہے:

"(حضرت ثویبیہ کو ابولہب نے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کردیا تھا) جب ابولہب فوت ہوا تو اُسے گھر کے ایک فرد (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: تم کس طرح ہو۔ ابولہب نے جواب دیا: میں نے تمہاری جدائی کے بعد کوئی بھلائی نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ مجھے ثویبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مشروب پلایا جاتا ہے۔"

حوالہ: "صحیح بخاری شریف" کتاب النکاح، باب وامهاتكم اللاتي ارضعناكم الخ، حديث: 4711.

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں:

"اس واقعہ میں میلاد منانے والوں کیلئے اور جو رسول ﷺ کی ولادت کی شب مسرور ہوتے ہیں اور اپنی دولت خرچ کرتے ہیں، ان کیلئے سند ہے۔ ابولہب کافر تھا، اسکی مذمت میں قرآن نازل ہوا، جب اس نے نبی ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا (باندی آزاد کی) تو اسے بھی جزاء دی گئی، تو ایک مسلمان جس کا دل محبت نبی سے بھرا ہوا ہے اگر نبی ﷺ کی خوشی منائے اور دولت خرچ کرے تو اُس کا کیا حال ہوگا۔" حوالہ: مدارج النبوة.

☆3۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انا ارسلنک شاهداً ومبشر ونذيرا، لتومنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرةً واصيلاة."

ترجمہ: "بے شک ہم نے آپ کو حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، تا کہ (انکی یہ شانیں دیکھ کر) تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس رسول کی عزت کے ساتھ مدد کرو۔ اور انکی تعظیم بجالاؤ۔ اور (پھر) اس اللہ کی صبح وشام تسبیح بیان کرو۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 26، سورہ فتح، آیت: 8، 9.

اس آیت مبارکہ میں بعثت نبوی کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا ہے کہ اہل ایمان پیارے مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم بجالائیں، محدث کبیر علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

"ومن تعظيمه عمل المولد"

ترجمہ: "میلاد منانا بھی آپکی تعظیم کا حصہ ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب"

ترجمہ: "اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اُسکے دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔"

اور یقیناً حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نشانی ہیں، آپ کی تعظیم وتوقیر افضل ترین عبادت ہے۔

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 17، سورہ حج، آیت: 32.

☆4۔ عمل میلاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو اپنی نعمت عظمیٰ حضور ﷺ عطا کرنے پر اس کے شکر کا اظہار ہے۔ گویا عمل میلاد اللہ کے ارشاد "و اشکرولی" ترجمہ: "میرا شکر ادا کرو"۔ کی تعمیل ہے۔

☆5۔ میلاد شریف اشاعت علم کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں فضائل نبوی اور سیرت مصطفیٰ کا تذکرہ ہوتا

marfat.com

ہے۔ جو کہ علوم میں بڑی فضیلت والا علم ہے۔

☆6۔ میلاد شریف سے حضور ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

"من احب شیاً اکثر ذکرہ" یعنی جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہو تو اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ لہذا ذکر فضائل و میلاد شریف محبت نبوی کی علامت ہے

☆7۔ صدقہ و خیرات اور مہمانوں کی ضیافت، امور خیر ہیں۔ جن پر اجر و ثواب ملتا ہے اور برکات حاصل ہوتی ہیں۔

☆8۔ صلوۃ و سلام سے دینی دنیاوی اور اخروی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور خصوصی طور پر بارگاہ نبوی میں قرب ملتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

"ان اقربکم الی یوم القیمة اکثرکم علی صلوۃ"

ترجمہ: "تم میں سے قیامت کے روز میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے زیادہ درود شریف پڑھا ہوگا۔

اور میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

☆9۔ قرآن مجید کی تلاوت، سعادات دارین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ محفل میلاد میں قرآن مجید کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔

☆10۔ نعت خوانی کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے، نعت خوانوں کو اپنی دعاوں سے نوازا ہے، بلکہ ایک نعت گو صحابی حضرت کعب بن زہیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی چادر مبارک بھی عطا فرمائی۔ جس سے مسلمان سات صدیوں سے زائد عرصہ تک برکت حاصل کرتے رہے اور بغداد شریف پر ہلاکو خاں کے حملے کے وقت یہ عظیم نشانی ضائع ہو گئی۔ میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ نعت خوانی ہوتی ہے، اور یہ حضور ﷺ کی بارگاہ سے انعامات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆11۔ محفل میلاد میں فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے سے آپ کی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ ثمر ایمان ہے۔

☆12۔ سند المحدثین حضرت ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"میں مکہ مکرمہ میں ولادت نبی کے روز مولد مبارک (جہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی)، میں حاضر ہوا تو لوگ درود شریف پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر کر رہے تھے اور وہ معجزات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔

تو میں نے اس مجلس میں انوار و برکات کا مشاہدہ کیا، میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔"

حوالہ: "فیوض الحرمین۔" صفحہ: 27.

میلاد شریف پر بڑے بڑے اعتراضات

1۔ 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ہے اس روز سوگ ہونا چاہئے۔

2۔ 12 ربیع الاول یوم ولادت نہیں کیوں کہ ماہر فلکیات محمود علی پاشا نے لکھا ہے کہ 12 ربیع الاول کو تقویم کے مطابق سوموار نہیں آتا بلکہ عام الفیل میں 9 ربیع الاول کو سوموار کا دن بنتا ہے۔

3۔ ولادت نبوی ایک بار ہوئی ہے لیکن میلاد ہر سال اور بار بار کیوں منایا جاتا ہے۔

marfat.com

4۔ میلاد منانا شاہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے۔

5۔ میلاد بدعت ہے کیوں کہ اس طرح میلاد منانا سنت نبوی سنت صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔

6۔ عیدیں صرف دو ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ، یہ تیسری عید میلاد النبی ﷺ بدعت ہے۔

7۔ میلاد میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خلاف شرع امور پائے جاتے ہیں۔ لہذا ناجائز ہے۔

اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض: 12 ربیع الاول یوم وفات ہے، لہذا خوشی منانا جائز نہیں؟

☆جواب☆ 2 ربیع الاول خوشیوں کا دن ہے سوگ کا نہیں۔ اولاً یہ کہ 12 ربیع الاول کو نبی ﷺ کے یوم وفات ہونے کے بارے میں جملہ روایات ضعیف ہیں اور علم تقویم کی رو سے بھی 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ممکن نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے دو باتیں ثابت ہیں: ا. 10 ہجری میں حجتہ الوداع میں یوم عرفہ 9 ذوالحج جمعتہ المبارک تھا۔ ۲. رسول ﷺ کا وصال سوموار کے روز ماہ ربیع الاول میں ہوا۔

اب 9 ذوالحج 10 ہجری اور ماہ ربیع الاول کے درمیان ماہ محرم اور ماہ صفر دو ماہ آتے ہیں۔ لہذا ذوالحج محرم اور صفر تینوں ماہ جس طرح بھی شمار کر لیں (تینوں ماہ تیس دن کے، دو ماہ تیس دن کے، ایک ماہ انتیس دن کا ایک ماہ تیس دن کا، دو ماہ انتیس دن کے، اور تینوں ماہ انتیس دن کے) کسی بھی صورت میں 12 ربیع الاول سوموار کو نہیں بن سکتا۔

12 ربیع الاول ۱۱ ہجری میں بالترتیب اتوار، ہفتہ، جمعہ، جمعرات میں سے کوئی ایک بن سکتا ہے۔ لہذا شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے 12 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو عقل و نقل کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور 2 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو ترجیح دی ہے۔

حوالہ: "فتح الباری شرح بخاری" جلد:8، صفحہ: 130

جب 12 ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی وفات ثابت نہیں ہوتی تو اعتراض سرے سے ختم ہو جاتا ہے۔

اور اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ 12 ربیع الاول یوم وفات ہے تو بھی میلاد منانے اور خوشیاں منانے سے کوئی امر مانع نہیں ہے اس لئے کہ بخاری و مسلم سمیت متعدد کتب حدیث میں ۱۰ کے قریب صحابہ و صحابیات سے مروی ہے کہ

"نہیٰ ان لانحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج."

ترجمہ: "ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم شوہر کے سوا کسی وفات پانے والے پر تین روز کے بعد سوگ (غم) منائیں"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ سوگ منانا وفات کے بعد صرف تین دن جائز ہے۔ لہذا ہر سال نبی اکرم ﷺ کے وصال کے روز سوگ منانا شرعاً جائز نہیں البتہ تشریف آوری کی خوشی منانے کی شرعاً کوئی حد نہیں ہر سال جائز ہے

جمعہ کا دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا دن ہے، اور جمعہ کے روز ہی آپ کا یوم وفات بھی ہے لیکن شرع شریف میں جمعہ کو سوگ منانے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ جمعتہ المبارک کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

"ان ھذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین."

ترجمہ: "بے شک یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔"

حوالہ: "سنن ابن ماجہ" کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیھا، باب ماجاء فی الزینة یوم الجمعة، حدیث: 1088۔

تو جس طرح جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت اور وفات کا دن ہے، لیکن اب جمعہ کے روز صرف عید منانا مشروع ہے اور سوگ ممنوع ہے اسی طرح 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کے ساتھ اگر بالفرض یوم وصال مان بھی لیا جائے تو صرف ولادت کی خوشی جائز ہو گی اور سوگ ممنوع ہو گا۔ کیونکہ سوگ کی مدت صرف تین دن ہے۔

نیز ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک اگر خلقت آدم علیہ السلام کی وجہ سے یوم عید ہے تو 12 ربیع الاول ولادت امام الانبیاء حضرت رحمت للعالمین ﷺ کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ عید ہے۔

دوسرا اعتراض: یوم ولادت 9 ربیع الاول ہے

☆جواب☆ امام بخاری و مسلم کے استاذ حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہ نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا:

"عن جابر وابن عباس انھما قالا ولد رسول ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شھر ربیع الاول"

ترجمہ: "حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک دونوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔"

حوالہ: "بدایہ و نھایہ ابن کثیر" جلد: 2، صفحہ: 260

اس مضمون کی ایک صحیح الاسناد روایت امام شمس الدین محمد الذہبی نے امام حاکم سے تلخیص المستدرک علی الصحیحین الذہبی 603/2 میں، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لہٰذا محمود علی پاشا کے 9 ربیع الاول کا قول ان صحیح الاسناد روایات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ویسے بھی سن ہجری کا اجراء دور فاروقی میں 20 جمادی الاولیٰ 17ھ / 12 جولائی 638ء کو ہوا تھا اس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ درست نہیں ہے۔

علاوہ ازیں ہمیشہ سے حرمین شریفین سمیت دنیا بھر میں 12 ربیع الاول ہی بطور یوم ولادت نبوی معمول ہے اور محدث ابن جوزی کے مطابق اہل تحقیق کا اس پر اجماع ہے۔

دیو بندیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع نے سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18 اور غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیثوں کے شیخ نواب سید صدیق حسن نے الشمامۃ العنبریہ صفحہ: 7 میں 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کی تصریح کی ہے۔

تیسرا اعتراض: ولادت ایک بار ہوئی میلاد ہر سال کیوں

☆جواب☆ زمانوں کا آپس میں ربط اور زمانے کے ایک حصے کی کڑیاں دوسرے حصے کے ساتھ ملنا شریعت اسلامیہ میں ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ذالک یوم لدت فیه."

ترجمہ: "یہ وہ (عظیم) دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔"

ثابت ہوا ولادت کی بار بار خوشی نہ صرف جائز بلکہ سنت نبوی ہے...... اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جمعہ کے روز ایک بار ہوئی لیکن ہر جمعہ کے روز بار بار عید منائی جاتی ہے...... رمضان المبارک میں نزول قرآن

maarfat.com

ایک بار ہوا مگر جشن نزول قرآن ہر سال منایا جاتا ہے......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و آخرنا."

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 7، سورہ مائدہ، آیت: 114.

معلوم ہوا کہ نزول نعمت کا دن بار بار منانا بلکہ عید اور جشن کے طور پر منانے کی اصل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسی قرآنی اصول کے تحت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور رحمت حضور سید دو عالم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے دن عید اور جشن منانا شرعا جائز و مستحب ہے۔

چوتھا اعتراض: میلاد منانا شاہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے؟

☆جواب☆ شاہ اربل ملک مظفر ابو سعید کی وفات 630 ہجری میں ہوئی۔ محدث ابن جوزی (المتوفی 597ھ) فرماتے ہیں:

"زمانہ قدیم سے اہل حرمین شریف (مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ) مصر یمن شام اور تمام عرب ممالک اور مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا معمول رہا ہے کہ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے، خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے، قسم قسم کی زیبائش وآرائش کرتے، خوشبو لگاتے، ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، حسب توفیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے، میلاد، شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام بلیغ کرتے، اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ کہ جشن میلاد النبی ﷺ کی برکت سے سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت، رزق و مال میں زیادتی، اور شہروں میں امن وامان اور گھربار میں سکون و قرار رہتا۔

حوالہ: "بیان المیلاد النبوی" صفحہ: 57، 58.

محدث ابن جوزی نے جو کہ شاہ اربل کے ہمعصر ہوئے بلکہ شاہ اربل سے 33 سال پہلے وفات پائی، لکھ رہے ہیں کہ قدیم زمانہ سے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور روئے زمین کے مسلمان ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتے ہیں اور اس سے قسم قسم کی برکات حاصل کرتے ہیں۔

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ شاہ اربل میلاد کا موجد نہیں تھا، انہوں نے صرف اربل میں میلاد کا آغاز کیا، جبکہ پوری دنیا میں اس سے پہلے قدیم زمانہ سے میلاد منانا مروج تھا۔

پانچواں اعتراض: میلاد منانا بدعت ہے کیونکہ سنت نبوی وصحابہ سے ثابت نہیں

☆جواب☆ میلاد کی اصل (شکر خدا تعالیٰ، تعظیم رسول، محبت نبوی کا اظہار، صلوۃ و سلام، قرآن کی تلاوت، نعت خوانی، ذکر رسول، اشاعت فضائل نبوی، و تبلیغ دین وغیرھم) شرع شریف میں موجود ہے۔ صرف ہیئت کذائیہ (مخصوص صورت وانداز) اور تاریخ کا تعین لوگ اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ اس پر بدعت (سیئہ) کا اطلاق ہر گز درست نہیں و گرنہ سینکڑوں کام مخالفین کے ہاں بھی دین میں مروج ہیں جو سنت نبوی و سنت

marfat.com

صحابہ سے ثابت نہیں اور کوئی بھی انہیں بدعت قرار نہیں دیتا۔ مثلاً قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے، قرآن کے حاشیے اور تفاسیر، مخصوص ترتیب کے ساتھ کتب احادیث، مسجدوں کے مینار، دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب، جدید طریقہ ہائے تعلیم، صرف و نحو و دیگر علوم وفنون اور تبلیغ دین کے جدید طریقے۔

نیز 12 ربیع الاول کے روز سیرت کانفرنسیں اور دیگر سینکڑوں خالص دینی کام اپنی مخصوص صورت کے ساتھ سنت نبوی وسنت صحابہ سے ثابت نہیں، اسی طرح بے شمار کاموں کی تاریخ اور وقت سب فرقوں کے لوگ خود مقرر کرتے ہیں جیسا کہ تبلیغی اجتماعات کی تاریخ تعلیم کیلئے نظام الاوقات، نماز کی جماعت کیلئے گھڑی کے مطابق روزانہ ایک ہی ٹائم، نکاح کا وقت اور تاریخ وغیرہ۔اور کوئی بھی اسے بدعت قرار نہیں دیتا حالانکہ یہ نظام الاوقات سنت نبوی وسنت صحابہ سے ثابت نہیں لوگ خود بناتے ہیں۔

تو انصاف یہی ہے کہ تعلیم و تبلیغ کے دیگر پروگراموں کی طرح میلاد شریف میں بھی نئی ہیئت کذائیہ (مخصوص انداز) اور 12 ربیع الاول یا کسی اور تاریخ کے تعین سے بدعت کا ارتکاب لازم نہیں آتا۔

بدعت کا لغوی معنیٰ: ''ایجاد اور نئی چیز ہے'' اور شرع میں بدعت: ''وہ نئی چیز ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حیات میں نہ ہو'' بدعت کا ماخذ یہ حدیث نبوی ہے:

''من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد''

ترجمہ: ''جو ہمارے دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جو ہمارے اس دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

حوالہ: ''صحیح مسلم'' کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة، ورد محدثات الامور، حدیث: 3242.

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ہر نئی چیز کو مردود قرار نہیں دیا بلکہ اس چیز کو مردود قرار دیا جس کی اصل شرع میں موجود نہ ہو۔ اس حدیث پاک میں واضح اشارہ ہے کہ جس نئے کام کی اصل ہمارے دین میں موجود ہو وہ نیا کام بدعت نہیں ہے، لہذا تعلیم کے جدید طریقے قرآن مجید کے ترجمے، مسجدوں کے مینار، میلاد شریف کے نئے انداز، بدعت سیئہ و مردود نہیں۔ کیونکہ ان سب کی اصل شرع شریف میں موجود ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت محدثین نے بدعت کو ''بدعت حسنہ'' و ''بدعت سیئہ'' میں تقسیم کیا ہے اور بہت سے کام جو سنت نبوی اور سنت صحابہ سے ثابت نہیں لیکن ان کی اصل شرع میں موجود ہے کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے اور بدعت حسنہ کی بعض صورتوں کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ علم نحو اور فرقہ باطلہ کا رد وغیرہا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ حدیث مبارکہ میں ''کل بدعة ضلالة'' یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین وشارحین کے نزدیک اس حدیث میں بدعت سے مراد صرف بدعت سیئہ ہے۔

مزید تفصیل کیلئے شرح مسلم امام نووی، مرقاۃ شرح مشکوۃ، اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کتب۔

بدعت سیئہ ''دین میں وہ نئی چیز ہے جس کی شرع میں اصل موجود نہ ہو بلکہ وہ شرع سے متصادم ہو۔''

بدعت سیئہ کی مثال ہے: قادیانیوں روافض اور وہابیہ وغیرہا کے اسلام شکن عقائد باطلہ۔ (العیاذ باللہ من ذالک!)

marfat.com

چھٹا اعتراض: عیدین صرف دو ہیں عید میلاد بدعت ہے

☆جواب☆ یہ غلط ہے کہ سال میں عیدیں صرف دو ہیں اسی مضمون میں ایک حدیث گزری ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کو مسلمانوں کی عید قرار دیا اور جمعہ سال میں پچاس کے قریب تعداد میں آتا ہے۔ اسی طرح حج کے دن کو بھی حدیث پاک میں عید قرار دیا گیا ہے، سعودی عرب میں سالانہ عید الوطنی منائی جاتی ہے جس میں سعودی حکمرانوں کے علاوہ نجدی علماء بھی شامل ہوتے ہیں بلکہ شاہ فہد سے نقدی ریالوں کے لفافے وصول کرتے ہیں۔ کبھی کسی عید میلاد النبی کے مخالف نے سعودیوں کی عید الوطنی کو بدعت قرار نہیں دیا، پاکستان میں یوم پاکستان منایا جاتا ہے اور عید سے بڑھ کر جشن کی کیفیت ہوتی ہے، کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتا ہے؟

دراصل ان لوگوں کی تربیت ایسے انداز میں کی گئی ہے کہ ان کے سینوں میں حبیب خدا ﷺ کی شان اقدس کا بغض و عناد بھر دیا گیا ہے، وگرنہ دیوبندی علماء نے کچھ عرصہ پہلے دیوبند میں صد سالہ جشن دیوبند منایا جس میں اندرا گاندھی مہمان خصوصی تھیں (العیاذ باللہ من ذالک)

12 ربیع الاول یوم ولادت کو عید منانے کی اصل سورہ مائدہ کی آیت 114 ہے، جس میں عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔"

اس آیت کی رو سے نعمت پانے کے دن کو عید قرار دینا ثابت ہے۔

ساتواں اعتراض: میلاد میں ڈھول ڈھمکا وغیرہ خرافات ہوتے ہیں

☆جواب☆ اہل سنت وجماعت کے مسلک میں میلاد شریف کے پروگرام میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خرافات قطعا جائز نہیں، اگر بعض مقامات پر جہلا کے خرافات کی وجہ سے میلاد ناجائز ہے تو پھر نکاح بھی ناجائز ہونا چاہیے کیونکہ ہر جگہ نکاح کے موقع پر بھی خرافات ڈھول ڈھمکا اور خرافات مروج ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی اصل نکاح کو ناجائز نہیں کہتا، اسی طرح اصل میلاد بھی جائز ہے صرف خرافات جہاں کہیں بھی مروج ہیں ناجائز ہیں اور علماء دین و مشائخ عظام کا منصب شرعی ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی المنکر کے تحت میلاد شریف اور اعراس بزرگان دین کو خلاف شرع رسوم سے پاک کریں۔

و آخر دعوانا عن الحمد الله رب العالمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بیاد مجدد دین وملت، حضرت امام الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ
قومی امام احمد رضا کانفرنس
☆پیر 11 اپریل 2005ء 1 بجے سہ پہر ☆ الحمرا ہال نمبر 1 شاہراہ قائداعظم لاہور ☆داخلہ بغیر کارڈ ☆خواتین کیلئے نشستیں مخصوص
زیر اہتمام: کنزالایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ) لاہور چھاونی۔ رابطہ: 0333-4284340، 042-6680752

marfat.com

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

عورت نماز میں مردوں کی امامت کر سکتی ہے؟

سوال:

کیا عورت مردوں کی امام بن سکتی ہے؟

برائے مہربانی مدلل جواب سے نوازیں!

ڈاکٹر ندیم اقبال، نیویارک امریکہ / محمد رخسار، معرفت القمر آن لائن

جواب:

عورت کیلئے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ مردوں کی امام بنے۔ اور نہ مردوں کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ عورتوں کی اقتدا کریں۔

کیونکہ "امامت" منصب نبوت کی جانشینی ہے، اور نبوت صرف مردوں سے خاص ہے، لہذا مردوں کی موجودگی میں یہ جانشینی بھی انہیں سے مخصوص رہے گی۔

اور اگر مرد اس کی اقتدا کریں تو یہ فضیلت من جانب اللہ کی ناشکری بھی ہوگی، بطلان نماز بھی اور تعلیمات اسلام کی خلاف ورزی اور شعائر اسلام کی سخت توہین و بے حرمتی بھی۔

شریعت اسلامیہ کی بنیاد، دلیل اور ماخذ:

1. کتاب اللہ۔
2. سنت رسول اللہ۔
3. اجماع امت۔
4. قیاس شرعی۔

ہیں، جن سے بالترتیب کسی بھی مسئلہ کا حکم معلوم کیا جاتا ہے، (حوالہ:1) ان چاروں کی روشنی میں مردوں کیلئے عورت کی اقتداء میں نماز ناجائز و حرام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

کتاب اللہ کی روشنی میں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الرجال قوامون علی النساء."

ترجمہ: "مرد عورتوں پر افسر (حاکم و نگران) ہیں۔" (حوالہ:2)

حوالہ1: "کشف الاسرار شرح اصول بزدوی" کتاب اصول الشرع، امام عبد العزیز بن احمد بن محمد البخاری حنفی۔

و "شرح التلویح علی التوضیح" امام مسعود بن عمر تفتازانی شافعی، صفحہ: 51،

و "نور الانوار شرح المنار" شیخ احمد بن ابو سعید ملا جیون استاذ بادشاہ عالمگیر، صفحہ: 6.

حوالہ2: "قرآن مجید" پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 34.

marfat.com

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

''معلوم ہوا کہ اسلام میں مرد عورت سے افضل ہے، اسی لئے نبوت، امامت، قضاء، آذان، خطبہ، وغیرہ مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں۔ کیونکہ عورت پر پردہ فرض ہے اور یہ کام پردہ میں رہ کر نہیں ہوسکتے۔ نیز نسوانی عوارض بھی ان کاموں میں حارج ہیں۔''

اسی آیت کے تحت تفسیر نورالعرفان میں ہے:

''یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل ودانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت وامامت واذان وخطبہ وجماعت وجمعہ وتکبیر وتشریق ... اور نماز وروزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ، کہ ان کیلئے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز روزہ کے قابل نہ ہوں، اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی۔''

لہذا درج بالا آیت مبارک وتفسیر سے ثابت ہوا کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کراسکتی۔

☆ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وللرجال علیھن درجة." (حوالہ:3)

ترجمہ: ''اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے''

اور ظاہر ہے کہ اعلیٰ وافضل (مردوں) کے ہوتے ہوئے ادنیٰ (عورت) کو کیسے امام مقرر کیا جاسکتا ہے

☆ اللہ رب العالمین نے نامحرموں کو حکم فرمایا:

"فاسئلوھن من ورآء حجاب"

ترجمہ: ''پس ان عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ اگر کوئی چیز مانگنی ہو'' (حوالہ:4)

اس آیت میں نامحرم عورتوں کو دیکھنے کی ممانعت ہے، تو جب عورت نامحرموں کے سامنے کھڑی ہوجائے گی تو ان جیسے ارشادات پر عمل کیسے ممکن ہوگا؟ لہذا نماز میں عورت مردوں سے متقدم نہیں ہوسکتی۔

سنت رسول اللہ کی روشنی میں:

☆ امام ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی نے ''سنن ابن ماجہ'' میں، امام ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی نے ''مسند ابویعلیٰ'' میں، امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی نے ''سنن بیہقی کبریٰ'' میں، امام محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح قرطبی نے ''تفسیر قرطبی'' میں، ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی نے ''المغنی'' میں اور دیگر ائمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اپنی کتب میں یہ حدیث سند مرفوع متصل کے ساتھ نقل کی ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیا، جس میں یہ ارشاد فرمایا:

"الا لا تؤمن امراة رجلا."

ترجمہ: ''خبردار! عورت مردوں کی امامت نہ کرائے۔'' (حوالہ:5)

☆ امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی نے ''مصنف عبد الرزاق'' میں، امام سلیمان بن احمد بن ایوب

حوالہ3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 228.

حوالہ4: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 22، سورہ احزاب، آیت نمبر 53.

حوالہ5: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیھا، باب فرض الجمعة، حدیث نمبر 1071، صفحہ: 77.

''مسند ابی یعلی'' کتاب مسند جابر، جز: 3، صفحہ: 381، حدیث نمبر 1856. وغیرھما

marfat.com

طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری نے ''صحیح ابن خزیمہ'' میں اور دیگر ائمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اپنی کتب میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ

''اخروهن حيث اخرهن الله'' ر جعلهن الله

ترجمہ: ''عورتوں کو پیچھے کرو! جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں مؤخر کیا۔'' (حوالہ:6)

اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کو پیچھے کرنے کے حکم سے عورتوں کی اقتدا کی ممانعت ثابت ہو رہی ہے۔

☆ امام مسلم بن حجاج القشیری نے ''صحیح مسلم'' میں، امام سلیمان بن اشعث السجستانی نے ''سنن ابوداؤد'' میں، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے ''جامع ترمذی'' میں، امام احمد بن شعیب النسائی نے ''سنن نسائی'' میں (یہ 4 صحاح ستہ میں سے ہیں)، اور امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیسابوری (رضی اللہ عنہم) نے ''صحیح ابن خزیمہ'' میں یہ حدیث نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت جابر، اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''خير صفوف النساء آخرها وشرها اولها.''

ترجمہ: ''عورتوں کیلئے بہترین جگہ آخری صفیں ہیں اور بدترین پہلی صفیں ہیں۔'' (حوالہ:7)

☆ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

''لا يقدس الله امة قادتهم امراة.''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس امت میں برکت نہیں فرماتا جس کی امام عورت ہو۔'' (حوالہ:8)

☆ نیز نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''هلكت الرجال اذا اطاعت النساء ثلاثا.''

ترجمہ: ''لوگ اس وقت ہلاک ہو جائینگے جب وہ عورتوں کے تابع ہو جائینگے تین بار فرمایا۔'' (حوالہ:9)

☆ امام بخاری اور دیگر ائمہ روایت کرتے ہیں کہ معلم انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

''التسبيح للرجال والتصفيق للنساء.''

ترجمہ: ''تسبیح مردوں کیلئے ہے اور تصفیق عورتوں کیلئے۔'' (حوالہ:10)

نماز میں امام کو غلطی وغیرہ پر متوجہ کرنے کیلئے یہ حکم ہے کہ مرد ''اللہ اکبر'' کہیں جبکہ عورتوں کیلئے آواز بلند کرنا ممنوع ہے، وہ صرف ''تصفیق'' کریں یعنی ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

اب ہر باشعور انسان کیلئے واضح ہو رہا ہے کہ نماز میں عورت اپنی آواز بلند کر کے امام کو غلطی پر بھی متوجہ نہیں کر سکتی، تو کیا عورت کیلئے نماز میں (غیر محرم مردوں

حوالہ 6: ''مصنف عبد الرزاق'' کتاب الصلوٰۃ، باب شهود النساء الجماعة، حدیث: 5115، جز: 3، صفحہ: 149.
و ''معجم کبیر طبرانی'' جز نمبر 9، صفحہ نمبر 295، حدیث نمبر 9484.
حوالہ 7: ''صحیح مسلم'' کتاب الصلوٰۃ، باب تسوية الصفوف واقامتها، وفضل الاول الخ، حدیث: 653.
و ''صحیح ابن خزیمہ'' کتاب الصلوٰۃ، باب ذکر خیر صفوف الخ، جز: 3، صفحہ نمبر 27، حدیث نمبر 1561.
حوالہ 8: ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' باب ملک النساء، جز: 5، صفحہ: 210، دار الریان للتراث قاہرہ.
حوالہ 9: ''مسند احمد'' اول مسند البصریین، حدیث ابی بکرۃ نفیع بن الحارث بن کلدۃ، حدیث: 19556.
حوالہ 10: ''صحیح بخاری'' کتاب الجمعہ، باب التصفیق للنساء، حدیث نمبر: 1128.

marfat.com

کے سامنے) بلند آواز سے قرأت یا رکوع وسجود میں منتقل ہونے کیلئے تکبیر کہنا درست ہوگا؟؟؟

اس حدیث کے تحت محقق علی الاطلاق امام ابن الہمام اور صاحب تفسیر مظہری نقل فرماتے ہیں:

یعنی اگر عورت (اپنی) نماز میں باآواز بلند قرآت کرے (غیر مردوں کے سامنے) تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔ او کما قال

درج بالا احادیث نبویہ سے واضح ہوا کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کراسکتی۔ کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبی پاک کے ارشادات وحی الٰہی ہیں...... وہ غلط نہیں ہوسکتے...... سائنسدان کا تجربہ غلط ہوسکتا ہے...... پیشین گوئی کرنے والے کی پیشین گوئیاں غلط ہوسکتی ہیں...... بلکہ...... زمین پھٹ سکتی ہے...... آسمان گر سکتا ہے...... پہاڑ ریزہ ہوسکتے ہیں...... سورج مغرب سے طلوع ہو کر مشرق میں غروب ہوسکتا ہے...... بادل آگ برساسکتے ہیں...... لیکن ارشادات نبوی غلط نہیں ہوسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ.** لہذا عورت کی امامت درست نہیں!

☆ نیز نبی غیب دان نے 14 سو سال قبل ہی فرمادیا تھا:

ترجمہ: "تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا لازم ہے۔" (حوالہ: 11)

لہذا نبی پاک ﷺ کی مکمل حیات ظاہرہ اور خلفاء راشدین کی تمام عمر کی سنت کے مطابق مردوں کی امامت صرف مرد ہی کراسکتے ہیں۔

اجماع امت کی روشنی میں:

☆ دور نبوی و دور صحابہ میں کوئی ایسا واقعہ موجود نہیں کہ کسی عورت نے مردوں کی کسی بھی نماز میں امامت کرائی ہو، حالانکہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ اور جنتی عورتوں کی سردار حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمیت بڑی بڑی عالمات فاضلات فقیہہ خواتین موجود تھیں، لیکن ان جیسی عظیم عورتوں کا کبھی بھی مردوں کو امامت نہ کرانا دلیل ہے کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کراسکتی۔

☆ اس مسئلہ کے "اجماعی" ہونے کے متعلق "الموسوعۃ الفقیہ" شائع کردہ وزارت اوقاف کویت، میں ہے:

"فلاتصح امامۃ المراۃ للرجال، وھذا متفق علیہ بین الفقھاء."

ترجمہ: "پس عورت کی مردوں کیلئے امامت صحیح نہیں، اور اس پر تمام فقہا کا اجماع ہے۔" (حوالہ: 12)

☆ یہی بات "بدایۃ المجتھد" میں محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی نے، "سبل السلام" میں محمد بن اسماعیل السعانی نے، "الانصاف" میں علی بن سلیمان بن احمد مرادوی نے نقل کی ہے۔ اور یاد رکھیں کہ امت کا اجماع غلط نہیں ہوسکتا، بلکہ اجماع امت کا انکار کفر ہے۔

☆ شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابو بکر الفرغانی اپنی مشہور زمانہ تصنیف "الھدایہ" میں لکھتے ہیں:

"ولا یجوز للرجال ان یقتدوا بامراۃ."

ترجمہ: "اور مردوں کیلئے عورت کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔" (حوالہ: 13)

حوالہ 11: "سنن ابن ماجہ" المقدمہ، باب اتباع خلفاء الراشدین المھدیین، حدیث: 42، صفحہ: 6۔

حوالہ 12: "الموسوعۃ الفقھیہ" کتاب حرف الالف، باب امامۃ الصلوٰۃ، شروط الامامۃ، طبع وزارۃ اوقاف کویت۔

حوالہ 13: "الھدایہ" کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، جلد: 1، صفحہ: 123، طبع مکتبہ شرکت علمیہ ملتان۔

marfat.com

☆ ''الام'' میں امام محمد بن ادریس شافعی نے، ''شرح مختصر الخلیل'' میں محمد بن عبد اللہ خرشی مالکی نے، ''الانصاف'' میں علی بن سلیمان بن احمد حنبلی نے، ''المحلیٰ بالآثار'' میں علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری نے، اور ''حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح'' میں الشیخ احمد الطحطاوی نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔

☆ نیز ''الفقہ علی المذاہب الاربعہ'' میں ہے:

"من شروط الامامة الذكورة المحققة، فلا تصح امامة النساء...اذا كان المقتدى به رجالا" لا خلاف فيه بين الائمة الاربعة. (حوالہ:14)

لہذا حدیث پاک **"لايجتمع امت محمد علىٰ الضلالة"** کہ ''امت مصطفیٰ گمراہی پر اکٹھ نہیں کر سکتی'' (حوالہ:15) کے مطابق امت کے اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عورت کی امامت مردوں کیلئے جائز نہیں بلکہ گمراہی اور ضلالت اور سبب دخول جہنم ہے۔

قیاس شرعی کی روشنی میں:

بوجہ اختصار صرف ایک قیاس شرعی سپرد قلم ہے:

☆ حدیث مبارک میں ہے:

وصلاتک فی دارک خیر من صلاتک فی مسجد قومک. " یعنی عورت کا گھر میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (حوالہ:16)

مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنے کی تعلیم اس لئے دی گئی ہے کہ وہ فتنہ سے محفوظ رہے، کوئی نگاہ اس پر نہ پڑے، اور جب نگاہ ہی نہ پڑے گی تو برے خیالات اور وسوسہ سے حفاظت ہو گی، اور جب ان سے حفاظت ہو جائے گی تو بے حیائی اور بدکاری کا طوفان برپا نہیں ہو گا۔

لیکن جب وہ مردوں کے سامنے امامت کیلئے کھڑی ہو جائے گی تو سب کی نگاہیں اس پر پڑیں گی اور زیادہ فتنہ کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

لہذا اس صورت میں گھر میں نماز پڑھنے والا حکم بھی بدرجہ اولیٰ لازم آئیگا۔

☆ دار قطنی شریف جلد:1، صفحہ:279،403 میں ہے:

غزوۂ بدر پر روانہ ہوتے وقت نبی پاک ﷺ سے ام ورقہ بن نوفل نے اجازت چاہی تو آپ نے صرف گھر میں، صرف عورتوں کی امامت کی اجازت فرمائی !! !! !!

اب بھی اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ عبادت نہیں فتنہ ہے...... دین میں انتشار پھیلانا ہے...... مذہب سے بغاوت ہے...... بے حیائی کا فروغ ہے...... اور رحمان کی بجائے شیطان کو خوش کرنا ہے......

آخر میں ایسا کرنے والے کا حکم بھی بلا تبصرہ قرآن مجید کی زبانی سنتے چلئے، اللہ رب العالمین نے فرمایا:

ترجمہ: اور جو شخص راہ حق واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے، اور طریقۂ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے۔ اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور نہایت برا ہے وہ ٹھکانا۔ (حوالہ:17)

حوالہ 14: "الفقه على المذاهب الاربعه" كتاب الصلوٰة، باب امامة النساء، جلد: 1، صفحه: 409، بيروت
حوالہ 15: "سنن ترمذى" كتاب الفتن عن رسول الله، باب ماجاء فى لزوم الجماعة، حديث نمبر 2093.
حوالہ 16: "صحيح ابن حبان" كتاب الصلوٰة، باب فرض متابعة الامام، جز: 5، صفحه: 595، حديث: 2217.
حوالہ 17: "قرآن مجيد" پاره نمبر 4، سوره العمران، آيت نمبر 106-107.

marfat.com

اعلیٰ حضرت فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک ہمہ جہت شخصیت

نامور وہابی دیوبندی عالم، مودودی کے منہ بولا بیٹے
مولانا کوثر نیازی کے قلم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو زبان میں جب کبھی ''آنحضرت'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکار ختمی مرتبت کا وجود باوجود ذہن میں آجاتا ہے اور جب ''اعلیٰ حضرت'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکار کے ایک غلام ''احمد رضا خان بریلوی'' کا نام سامنے آجاتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ مقام امام احمد رضا خان کو ان کے ماننے والوں کی خوش عقیدگی سے نہیں ملا، بلکہ یہ ان کے فنافی الرسول اور ایک ہمہ جہت شخصیت ہونے کا فیضان ہے۔ برصغیر میں یوں تو کئی جامع الصفات شخصیات گزری ہیں مگر جب ایک غیر جانبدار مبصر ان سب کا جائزہ لیتا ہے تو جیسی ہمہ صفت موصوف شخصیت امام رضا کی نظر آتی ہے ویسی کوئی دوسری نظر نہیں آتی۔

کونسا علم تھا جس پر انہیں دسترس نہ تھی: تفسیر، حدیث، فقہ، ہندسہ، ریاضی، سائنس، فلسفہ، علم ہیئت، جفر، طبیعات، کیمیا اقتصادیات، ارضیات، طب، جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات، علم مناظرہ، منطق، جبر و مقابلہ، نحو، صرف، علم معانی، علم بیان، علم صنائع، علم بدائع، قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، لغت، شاعری، ادب، خط نسخ، خط نستعلیق، ان کے سوانح نگاروں نے ساٹھ کے قریب علم گنوائے ہیں جن میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی۔ وہ بیک وقت ایک عظیم ادیب بھی تھے اور خطیب بھی، مناظر بھی تھے اور متکلم بھی، محدث بھی تھے اور مفسر بھی، فقیہہ بھی تھے اور سیاست دان بھی اور جب وہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتے ہیں تو غلط نہیں کہتے اور اس لفظ ''سخن'' میں کلام کی سبھی شاخیں شامل ہیں کہ ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

گردش ایام کی یہ بھی ایک عجیب ستم ظریفی ہے کہ تاریخ کی اکثر و بیشتر عظیم شخصیات مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ مظلوم بھی رہی ہیں، انہوں نے ہمیشہ اپنے باب میں لوگوں کو دو خانوں میں تقسیم کیا ہے، کسی کو غیر جانبدار نہیں چھوڑا۔ کچھ کو ان سے سخت عقیدت رہی ہے تو کچھ عداوت کی حد تک ان کے مخالف رہے ہیں، اس مخالفت میں ان کی ذات پر پراپیگنڈے کی دھول بھی اڑائی گئی ہے، امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لیجئے، نصیری نے انہیں خدا بنا دیا تو خوارج نے کافر ٹھہرایا، ہمارے قریبی دور کی مثال محمد علی جناح ہیں چاہنے والوں نے انہیں قائداعظم کہا اور فتویٰ بازوں نے انہیں کافر اعظم۔ یہی صورت حال امام احمد رضا کی شخصیت کے بارے میں رہی جو ان کی شخصیت کا عرفان رکھتے ہیں ان کے نزدیک وہ برصغیر کے امام ابو حنیفہ تھے اور جو ان سے مخاصمت کی حد تک مخالفت رکھتے ہیں ان کے نزدیک وہ ایک بدعتی، متشدد مفتی اور مناظر اور ایک انگریز نواز

marfat.com

مولوی تھے۔ معاصرت تو ہمیشہ سے سبب منافرت رہی ہے، لیکن افسوس کہ ان کی وفات کے 71 سال بعد بھی نقد و نظر کا مطلع اب تک گرد آلود ہے، تعصب کی رنگین عینکیں لگا کر دیکھنے والوں نے صاف نظروں سے ابھی تک ان کا روئے تاباں دیکھنے کی کوشش نہیں کی اگر وہ انصاف کرتے تو انہیں یہ سننے اور جاننے میں کوئی دشواری نہ ہوتی کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پھیلایا جانے والا پراپیگنڈہ مخالفین کے اپنے دلوں پر چھائے ہوئے غبار کدورت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ خود امام کی زبان و قلم اور قول و فعل سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ تو زبان حال سے یہ پکار رہا ہے ۔

نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم

کیا ستم ظریفی ہے کہ جو رد بدعات میں شمشیر برہنہ تھا، اسے خود حامی بدعات قرار دیا گیا ان کے افکار و فتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جتنی سخت مخالفت خلاف پیغمبر راہگزینی کی انہوں نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو، ان کے ایک معاصر حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے ''مرشد'' کو سجدہ تعظیمی کے نام سے ایک کتابچہ لکھا تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''حرمت سجدہ تعظیم'' کے نام سے اس کا جواب لکھا اور سو سے زیادہ آیات و احادیث سے اسے حرام ثابت کیا، عام طور پر لوگ پیری مریدی کو اسلام کا لازمہ قرار دیتے ہیں مگر آپ نے اپنی مشہور کتاب ''السنية الانيقه'' میں لکھا ہے کہ:

''انجام کار دستکاری کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔''

اسی طرح ہمارے ہاں قبروں پر چراغاں کیا جاتا ہے مگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ قبروں پر چراغ جلانے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ صرف اس صورت اس میں جواز کے قائل ہیں کہ جب قبر رستے میں واقع ہو، مسجد میں ہو اور اس کی روشنی سے مسافروں اور نمازیوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔ آج کل مزاروں پر منوں اور ٹنوں کے حساب سے چادریں چڑھانے کا رواج ہے اور یہ چادریں عام طور پر وزیروں اور امیروں کی دستار بندی میں استعمال کی جاتی ہیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ قبر پر صرف ایک چادر چڑھانے کی حد تک اس کے جواز کے قائل ہیں۔ ڈھیروں چادریں چڑھانے کو بطور رسم جائز نہیں سمجھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دے دیں۔''

ناواقف لوگ آج کل کی قوالیوں کو بھی امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتب فکر کی پہچان قرار دیتے ہیں، مگر آپ نے اپنے رسالہ ''مسائل سماع'' میں ان قوالیوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے۔ جنہیں مزامیر کے ساتھ سنا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ بہت متشدد تھے، انہوں نے اپنی کتابوں میں بڑے بڑے علماء اور اکابر کو کافر ٹھہرایا ہے مگر میں کہتا ہوں یہی ایک بات تو انہیں دوسرے مکاتب فکر کے مقابلے میں ممیز اور مشخص کرتی ہے، بدقسمتی سے ہمارے ہاں اکثر لوگ انہیں بریلوی نامی ایک فرقے کا بانی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے مسلک کے اعتبار سے صرف سنی، حنفی اور سلفی ہیں اور بس۔ ان کے مقابلے میں جن لوگوں کو دیوبندی کہا جاتا ہے فقہی مسلک اور اکثر و بیشتر دوسرے مسائل میں وہ بھی وہی نقطہ نظر رکھتے ہیں جو مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ہے، پیری مریدی

ان کے ہاں بھی پائی جاتی ہے، فیض قبور کا وہ بھی اعتراف کرتے ہیں، عدم تقلید کے وہ بھی مخالف ہیں، امام ابو حنیفہ کی فقہ کو دوسرے تمام فقہی اصولوں پر وہ بھی ترجیح دیتے ہیں

اصل جھگڑا یہاں سے چلا کہ ان کے بعض اکابر کی خلاف احتیاط تحریروں کو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے قابل اعتراض گردانا اور چونکہ معاملہ عظمت رسول ﷺ کا تھا، توہین رسول ﷺ کی بنیاد پر انہیں فتووں کا نشانہ بنایا۔ دیکھا جائے تو یہی فتوے امام بریلوی اور ان کے مکتب فکر کے جداگانہ تشخص کا مدار ہیں، جس تشدد کی دہائی دی جاتی ہے وہی ان کی ذات کی پہچان اور پوری حیات کا عرفان ہے، وہ فنافی الرسول تھے۔ اس لئے ان کی غیرت عشق احتمال کے درجے میں بھی توہین رسول ﷺ کا کوئی خفی سے خفی پہلو بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھی، تادم آخرین اپنے عقیدت مندوں اور وارثوں کو جو وصیت کی وہ بھی یہی تھی کہ:

''جس سے اللہ اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔'' (وصایا شریف)

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے:

''مولوی صاحب! (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتووں کے سبب ہو جائے گی'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی''

کم و بیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا، فرمایا:

''جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی، مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں، فرمایا: (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے''

حقیقت میں جسے لوگ امام احمد رضا کا تشدد قرار دیتے ہیں، وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں ان کے ادب و احتیاط کی روش کا نتیجہ ہے، شاعر نے شاعری نہیں کی شریعت کی ترجمانی کی ہے جب یہ کہا ہے کہ۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اور میرا اپنا ایک شعر ہے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

marfat.com

ادب واحتیاط کی یہی روش امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر و تقریر کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے...... یہی ان کا سوز نہاں ہے...... جو ان کا حرز جاں ہے...... ان کا طرائے ایماں ہے...... ان کی آہوں کا دھواں ہے...... حاصل کون و مکاں ہے...... برتراز این وآں ہے...... باعث رشک قدسیاں ہے...... راحت قلب عاشقاں ہے...... سرمہ چشم سالکاں ہے...... ترجمہ کنزالایماں ہے۔

''ووجدك ضالاً فهدىٰ'' کے ترجمے کو دیکھ لو، قرآن پاک شہادت دیتا ہے، ''ماضل صاحبكم وما غوىٰ'' رسول گرامی نہ گمراہ ہوئے نہ بھٹکے ''ضل'' ماضی کا صیغہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ماضی میں آپ کبھی گم گشتہ راہ نہیں ہوئے۔

عربی زبان ایک سمندر ہے اس کا ایک لفظ کئی کئی مفہوم رکھتا ہے۔ ترجمہ کرنے والے اپنے عقائد وافکار کے رنگ میں ان کا کوئی سا مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ ''وجدك ضالاً'' کا ترجمہ ''ماضل'' کی شہادتِ قرآن کو سامنے رکھ کر عظمت رسول کے عین مطابق کرنے کی ضرورت تھی۔ مگر ترجمہ نگاروں سے پوچھو انہوں نے آیت قرآنی سے کیا انصاف کیا ہے؟

وہابیوں کے شیخ الہند مولانا محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں: ''اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ سجھائی۔''

کہا جا سکتا ہے مولانا محمود الحسن ادیب نہ تھے ان سے چوک ہو گئی آیئے ادیب، شاعر اور مصنف اور صحافی مولانا عبدالماجد درآبادی کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کا ترجمہ ہے: ''اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔''

مولانا دریا آبادی پرانی وضع کے اہل زبان تھے ان کے قلم سے صرف نظر کر لیجئے اس دور میں اردوئے معلیٰ میں لکھنے والے اہل قلم حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے دروازے پر دستک دیجئے، ان کا ترجمہ یوں ہے:

''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی''

پیغمبر کی گمراہی اور پھر ہدایت یابی میں جو جو وسوسے اور خدشے چھپے ہوئے ہیں انہیں نظر میں رکھئے اور پھر ''کنزالایمان'' میں امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمے کو دیکھئے ؎

بیاورید گر ایں جا بود سخن دانے
غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد

امام نے کیا عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ کیا فرماتے ہیں: ''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔''

کیا ستم ہے فرقہ پرور لوگ ''رشدی'' کی ہفوات پر تو زبان کھولنے سے اور عالم اسلام کے قدم بقدم کوئی کاروائی کرنے میں اس لئے تامل کریں کہ کہیں آقایان ولی نعمت ناراض نہ ہو جائیں، مگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس ایمان پرور ترجمہ پر پابندی لگا دیں جو عشق رسول ﷺ کا خزینہ اور معارف اسلامی کا گنجینہ ہے ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

شاعری ایک اور میدان ہے جہاں بے اختیار ادب واحتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور شاعری میں بھی نعت گوئی کی صنف تو ایک ایسی مشکل صنف سخن ہے جس میں ایک ایک قدم پل صراط پر رکھنا پڑتا ہے، یہاں ایک طرف محبت ہے تو ایک طرف شریعت، ایک

marfat.com

شاعر نے روضۂ رسول ﷺ پر اپنی حاضری کا نقشہ یوں کھینچاہے ۔

کس بیم ورضا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
ایک سمت محبت ہوتی ہے ایک سمت شریعت ہوتی ہے

لیکن یہ کیفیت حقیقت میں صرف روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت ہی طاری نہیں ہوتی، نعت کہتے وقت ہر شعر اسی امتحان وآزمائش سے دوچار ہوتا ہے، یہاں بھی ایک طرف محبت ہوتی ہے ایک طرف شریعت، اگر صرف شریعت کو ملحوظ رکھاجائے تو شعر شعر نہ رہے وعظ و تقریر بن جائے اور اگر صرف محبت کے تقاضے پورے کئے جائیں تو ایک ایک لفظ شریعت کی جراحت کا مجرم ٹھہرے۔ عرفی شیرازی نے اس نازک صورتحال کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے ۔

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

ترجمہ: ''عرفی جلد جلد قدم نہ اٹھا یہ نعت کا میدان ہے، صحرا نہیں ہے آہستہ آہستہ چل کیونکہ تو تلوار کی دھار پر قدم رکھ رہاہے۔''

امام احمد رضا کو بھی اس مشکل کا کامل احساس ہے وہ ملفوظات میں فرماتے ہیں: ''نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے، بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا تو توہین و تنقیص ہوتی ہے۔'' اس لئے ایک جگہ فرمایا قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی اس معیار کو سامنے رکھ کر ہم نعتیہ شاعری کے ذخائر پر نظر ڈالتے ہیں تو اس پر صرف ایک ہی شاعر پورا اترتا ہے اور وہ خود احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں میں ادب کا طالب علم ہوں برا بھلا شعر بھی کہہ لیتا ہوں۔ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں کا نعتیہ کلام میں نے دیکھا ہے اور بالاستیعاب دیکھا ہے میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ تمام زبانوں اور تمام زمانوں کا پورا نعتیہ کلام ایک طرف اور شاہ احمد رضا کا سلام ایک طرف ''مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام''

ایک طرف دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلام کا پلڑا پھر بھی جھکا رہے گا۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اردو زبان کا قصیدہ بردہ ہے تو اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہ ہوگا۔ جو زبان وبیان...... جو سوز و گداز...... جو معارف و حقائق...... قرآن وحدیث اور سیرت کے جواسرار ورموز...... انداز اسلوب میں جو قدرت و ندرت اس سلام میں ہے وہ کسی زبان کی شاعری کے کسی شہ پارے میں نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اہل قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ اس کے ایک ایک شعر کی تشریح میں کئی کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔

ایک شعر پڑھتا ہوں، میں دعوے سے کہتا ہوں آپ نے کسی زبان کی شاعری میں سرکار ختمی مرتبت کی ریش مبارک کی یہ تعریف نہ سنی ہوگی، ذرا تصور کیجئے! ایک نہر ہے اس کے ارد گرد سبزہ ہے، اس سبزے سے نہر کا حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ اب نہر کس کو کہا ہے؟ سرکار کے دہن مبارک کو۔ نہر عربی زبان میں دریا کو کہتے ہیں، آپ کے دہن مبارک کو نہر رحمت قرار دیا کہ ایک رحمت کا دریا ہے جو اس دہن اقدس سے موجزن ہے۔ ایک فارسی شاعر نے کہاہے ۔

نرفت "لا" بزبان مبارکش هرگز
مگر باشهدان لا اله الا اللّٰه

marfat.com

آپ کی زبان مبارک سے اشہدان لاالہ الا اللہ میں جو ''لا'' ہے اس کے علاوہ لا یعنی نہیں کا لفظ کبھی نہیں فرمایا گیا۔ شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ؎

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
''نہیں'' سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

یہ دہن اقدس، یہ نہر رحمت کہ سفر طائف میں پتھروں کی بارش ہوئی، سر مبارک سے خون بہا نعلین مبارک تک آ گیا مگر ہاتھ دعا کو اٹھائے۔ عرض کیا:

''اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما یہ لوگ نہیں جانتے علم نہیں رکھتے۔ میرے مقام اور پیغام سے بے خبر ہیں۔''

تو اس دہن اقدس کو نہر رحمت کہا اور ریش مبارک کیا ہے؟ اس نہر رحمت کے گرد لہلہانے والا سبزہ، جس نے نہر رحمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اب ایک شعر ملاحظہ فرمایئے ؎

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آگے بڑھتے ہیں سرکار کی، آپ کی ازواج مطہرات کی، صحابہ کرام اہل بیت کی اولیائے کرام کی، بالخصوص حضرت غوث الاعظم کی جو امام الاولیاء ہیں تعریف کرنے کے بعد حرف مطلب زبان پر لاتے ہیں مگر اس میں بھی کیا امتیاز واختصاص ہے، درخواست ذاتی نہیں جماعتی ہے انفرادی نہیں اجتماعی ہے، صرف اپنے لئے نہیں پوری امت کے لئے ہے۔ کہتے ہیں ؎

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اور خود کیا چاہتے ہیں؟ یہ سلام اور نعت لکھنے سے غرض کیا ہے؟ کہتے ہیں: میں تو صرف اتنا انعام چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب سب آپ پر سلام بھیج رہے ہوں وہ فرشتے جو آپ کی خدمت کے لئے مقرر ہیں مجھے آواز دے کر کہیں: ''احمد رضا! تم بھی تو سلام سناؤ وہی سلام...... مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام...... تو میری مزدوری وصول ہو جائے گی ؎

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

بات پھیل گئی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مخالفین جس بات کو شاہ احمد رضا کا تشدد کہتے ہیں وہ تشدد نہیں ان کا عشق رسول ہے۔ ان کا ادب واحتیاط ہے جو فتویٰ نویسی سے لے کر ترجمہ قرآن تک اور ترجمۂ قرآن سے لے کر ان کی نعتیہ شاعری تک ہر جگہ آفتاب و ماہتاب بن کر ضوفشانی کر رہا ہے۔

اور کہنے والوں کی زبان کون روک سکتا ہے وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت احمد رضا اول و آخر انگریز نواز شخصیت تھے۔ خلافت ترک موالات، اور تحریک ہجرت اور تحریک ہجرت کی سبھی انقلابی تحریکوں میں ان کی روش انقلاب دشمنی پر مبنی تھی۔ ہندوستان کے دارالسلام اور دارالحرب ہونے کی بحث میں بھی ان کا نقطہ نظر رجعت پسندانہ تھا۔ اس لیے برصغیر کی تحریک آزادی میں انہوں

marfat.com

نے محض منفی کردار ادا کیا اور بس۔

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امام احمد رضا پالیٹیشن نہیں، سٹیٹس مین تھے، سیاسی لیڈر نہ تھے، مدبر تھے، پالیٹیشن اور سیاسی لیڈر عوام کی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں جبکہ سٹیٹس مین اور مدبرین پیش بینی کرکے حالات کا رخ متعین کرتے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ مذکورہ تحریکیں اپنے اپنے وقت میں جذباتیت کا سیل رواں تھیں مگر ان تحریکوں کا نتیجہ کیا نکلا، تحریک ہجرت پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا رئیس احمد جعفری ندوی نے لکھا ہے:

''پھر ہجرت کی تحریک اٹھی، اٹھارہ ہزار مسلمان اپنا گھر بار، جائیداد، اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچ کر...... خریدنے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے، افغانستان ہجرت کر گئے وہاں جگہ نہ ملی واپس کئے گئے، کچھ مر کھپ گئے جو واپس آئے تباہ حال خستہ، درماندہ، مفلس، قلاش، تہی دست، بے نوا، بے یارومددگار، اگر اسے ہلاکت نہیں کہتے تو کیا کہتے ہیں۔'' (حیات محمد علی جناح ص:۱۰۸)

اور تحریک ہجرت اس بحث کا منطقی نتیجہ تھی کہ ہندوستان دارالسلام ہے یا دارالحرب۔ امام احمد رضا اسے دارالحرب قرار نہیں دیتے تھے وہ جانتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کے لئے سود کھانا تو جائز ہو جائے گا۔ مگر ہجرت اور تلوار اٹھانا ان پر لازم ہو جائے گا۔ وہ اسے دارالسلام قرار دیتے تھے کہ سینکڑوں برس مسلمان اس پر حکمران رہے تھے۔ اب بھی سرزمین میں امن تھا اور مسلمانوں کو دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ حیرت ہے کہ جو لوگ انگریز کے زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے پر مصر تھے آج ہندو راج میں اسے دارالحرب قرار دینے کا لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتے۔ مطلب واضح ہے انگریز کے سامنے ہندو پس پردہ ان فتوؤں کی تار ہلا رہے تھے جن میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جارہا تھا تاکہ مسلمان انگریز کے خلاف تلوار اٹھائیں مر کھپ جائیں اور جو باقی بچیں وہ ہجرت کرکے اس سرزمین ہی کو چھوڑ جائیں۔ آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جائے تو ہندو سیکولرزازم کا طلسم پاش پاش ہوتا ہے۔ مسلمان جہاد کے نام پر برسرپیکار ہوں یا ہجرت کریں۔ سیکولرازم کے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے اس لئے آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے والے مفتیان کرام کے وارث مہر بلب ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی تائید کر رہے ہیں۔

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کا معاملہ بھی اس سے چنداں مختلف نہیں۔ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی، اس میں ہندوستان سے فوجی بھرتی کرنے کے لئے برطانیہ نے اعلان کیا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے اس وقت مسلمانوں کے سامنے پاکستان کا نصب العین نہ تھا۔ ہندوستان آزاد ہوتا تو حکومت ہندو اکثریت ہی کی ہوتی یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی نے فوجی بھرتی کی زبردست حمایت کی اور دولاکھ کے قریب ہندو اور مسلمان سپاہی انگریزی افواج کے ساتھ مل کر لڑے۔ ترکی کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔ فتح پانے کے بعد انگریز وعدے سے پھر گیا۔ اب گاندھی جی اسے سزا دینے کی فکر میں تھے۔ اس مقصد کے لئے خلافت کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا گیا۔ حالانکہ

maarfat.com

سب جانتے تھے کہ ترکی کی سلطنت عثمانیہ اپنے کرتوتوں کیوجہ سے خلافت کے نام پر ایک دھبے سے کم نہیں، مگریکا یک کہا جانے لگا کہ ترکی کا سلطان اسلام کا خلیفہ ہے اور اس کی خلافت ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمان بھر گئے ایک تحریک چل نکلی مگر طرفہ تماشا یہ کہ تحریک کی قیادت گاندھی جی کے ہاتھ میں تھی، گویا وہ ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین دینے کے حق میں نہ تھا، وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرا رہا تھا۔ امام احمد رضا گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمر نگ زمین کو خوب دیکھ رہے تھے انہوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے۔

دیکھا جائے تو دو قومی نظریہ کے عقیدے میں امام رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی۔ پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے بائیکاٹ کے لئے نہ اکساتے۔ امام احمد رضا کا موقف یہ تھا کہ موالات دوستی اور محبت کو کہتے ہیں۔ حکم مشرکین اور کفار سے دوستی اور محبت نہ کرنے کا ہے۔ لین دین اور معاملات کے ترک کا نہیں اور جہاں تک دوستی کی ممانعت کا تعلق ہے اس میں انگریز کی تخصیص نہیں اس میں ہندو بھی شامل ہیں۔ ایک مشرک سے پیار کی پینگیں بڑھا کر دوسرے مشرک کا مقاطعہ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

قائداعظم محمد علی جناح تحریک ترک موالات کے مخالف تھے مگر مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سمیت بہت سے مسلمان رہنما اس مسئلے میں گاندھی کے ساتھ تھے۔ امام احمد رضا کے کلمہ حق سے متاثر ہو کر یہ سیاسی اکابر بھی آہستہ آہستہ ہندو کی سیاست سے باخبر ہوتے چلے گئے۔ خود علامہ اقبال اپنے زمانے میں تحریک خلافت کی صوبائی کمیٹی کے صدر تھے۔ مگر جب تحریک کے اصل ہدف سے آگاہ ہوئے تو صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے یہ اشعار اسی دور کی یادگار ہیں:

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا ہے، گدائی
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے
مسلمانوں کو ہے ننگ وہ بادشاہی

جس زمانے میں یہ تحریکیں چل رہی تھیں، ان میں عوامی جذبات بھرے ہوئے تھے ویسے بھی ہماری قوم بد قسمتی سے انتہا پسند واقع ہوئی ہے۔ بقول شاعر ؎

افسوس ہم چلے نہ سلامت روی کی چال
یا بے خودی کی چال چلے یا خودی کی چال

ایسے میں مخالفتوں اور الزام تراشیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلک اعتدال پر قائم رہنا...... اور دو قومی نظریہ کے فروغ کے لئے مدبرانہ دوربینی کی سیاست پر کاربند رہنا...... امام رضا خان جیسے آہنی اعصاب رکھنے والے انسان ہی کا کام تھا۔ رہا یہ کہنا کہ ان کے اقدامات انگریز نوازی پر مبنی تھے تو یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو یا تو امام رضا کے مسلک کو سرے سے جانتا ہی نہ ہو یا جانتا ہو مگر جان کر نہ ماننا چاہتا ہو۔ ایک ایسا مرد مومن جسے انگریزی سامراج سے اتنی نفرت ہو کہ وہ اس کی کچہری میں جانے کو حرام سمجھتا ہو...... جو مقدمہ قائم ہو جانے کے باوجود اس

کی عدالت میں نہ گیا ہو...... جو خط لکھتا ہو تو کارڈ اور لفافے کی الٹی طرف پتہ لکھتا ہو تا کہ انگریز بادشاہ اور ملکہ کا سر نیچا نظر آئے۔ جس نے اپنی وفات سے دو گھنٹے پہلے یہ وصیت کی کہ اس دالان سے ڈاک میں آئے ہوئے وہ تمام خطوط جن پر ملکہ اور بادشاہ کی تصویر ہے اور روپے پیسے جن پر یہ تصویریں ہیں سب باہر پھینک دیئے جائیں تا کہ فرشتہ ہائے رحمت کو آنے میں دشواری نہ ہو۔ جس نے نعت گوئی میں بھی کسی کو نمونہ مانا اور اسے سلطان نعت گویاں قرار دیا تو وہ حضرت مولانا کفایت علی کافی تھے۔ جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔اس سلسلے میں باقاعدہ جدوجہد کی اور ۱۸۵۸ء میں مرادآباد کے چوک میں انہیں برسرعام پھانسی دیدی گئی۔ اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریز کا حامی تھا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ سورج ظلمت، پھول بدبو، چاند گرمی، سمندر خشکی، بہار جھڑ صبا صرصر، پانی حدت، ہوا حبس اور حکمت جہالت کا دوسرا نام ہے۔

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

بقیہ خبرنامہ

پرویز مشرف کے دور حکومت میں ٹی وی اور دیگر سرکاری ذرائع سے عریانی وفحاشی کی کھلی ترویج کی جارہی ہے اور تباہ کن فحاشی کے پروگراموں کے ذریعے مسلمانوں کو زنا کی کھلی ترغیب دی جارہی ہے تا کہ جائز اور ناجائز کا تصور ختم ہو جائے اور قوم کو بے دین اور ملحد بنادیا جائے۔ غیرت کے قتل میں مقتولہ کے وارثوں سے قاتل کو معاف کرنے کا شرعی حق چھین کر بے راہ روی کو تحفظ دیا گیا ہے۔ تعلیمی بورڈز اسماعیلی فرقہ (جو کہ ایک ملحد فرقہ ہے اور اپنے امام کو خدا کا درجہ دیتا ہے) کے آغا خان فاؤنڈیشن کی تحویل میں دیئے گئے ہیں تا کہ نصاب تعلیم سے دینی روح کو ختم کیا جائے اور نوجوان نسل کو کفر والحاد کے راستے پر چلایا جائے۔ اسلام کے ازلی دشمن قادیانیوں کی کھلی سرپرستی کی جارہی ہے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کردیا گیا ہے۔

جنرل پرویز مشرف جو کہ صدر کے علاوہ مسلح افواج کے سربراہ بھی ہیں، افواج پاکستان کے ماٹو ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کو شدید نقصان پہنچارہے ہیں، انہوں نے کھلے جلسوں میں چور کے بارے میں قرآن مجید کے قطعی احکام کا مذاق اڑایا ہے...... پردہ کو غلط کہا ہے...... سنت رسول داڑھی کو انتہاپسندی قرار دے کر اس سنت مبارک جس کا ثواب 100 شہید کے برابر ہے کی تبلیغ سے منع کیا ہے......اور اب اسلام پر ایک اور جارحانہ حملہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ''نیکر پہن کر لڑکیوں کا دوڑنا جنہیں ناپسند ہیں وہ آنکھیں بند کرلیا کریں۔'' (العیاذ باللہ من ذالک)

ہم ان اسلام کش بیانات اور اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ اگر حکومت نے قانون ناموس رسالت میں ترمیم واپس نہ لی اور اسلام کش رویہ ترک نہ کیا تو عالمی تنظیم اہل سنت بہت جلد ملک بھر کے ممتاز علماء ومشائخ کا ایک اجلاس بلا کر فیصلہ کن تحریکی لائحہ عمل مرتب کرے گی اور اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا!!!

marfat.com

ہوئے۔

سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کہاں دفن ہوئے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے

خلفائے راشدین

سوال: خلفائے راشدین کون ہیں؟

جواب: پہلے چار خلیفوں کو خلفائے راشدین کہتے ہیں۔

سوال: خلفائے راشدین کے نام بتاؤ۔

جواب: 1. سیدنا ابو بکر صدیق ؓ 2. سیدنا عمرِ فاروق ؓ 3. سیدنا عثمانِ غنی ؓ 4. سیدنا علی المرتضٰی ؓ

سوال: سیدنا ابو بکر ؓ کون تھے؟

جواب: آپ ہمارے نبی ﷺ کے سسر تھے۔

سوال: سیدنا عمرِ فاروق ؓ کون تھے؟

جواب: آپ بھی ہمارے نبی ﷺ کے سسر تھے۔

سوال: سیدنا عثمانِ غنی ؓ کون تھے؟

جواب: آپ ہمارے نبی ﷺ کے داماد تھے۔

سوال: سیدنا علی المرتضٰی ؓ کون تھے؟

جواب: آپ بھی ہمارے نبی ﷺ کے داماد تھے۔

عشرہ مبشرہ

سوال: عشرہ مبشرہ کون ہیں؟

جواب: عشرہ کا معنٰی ہے ''دس'' اور مبشرہ کا معنٰی ہے ''خوشخبری دیئے گئے''۔ یہ وہ دس صحابی ہیں جن کو ہمارے پیارے نبی ﷺ نے دنیا میں ہی یہ خوش خبری سنا دی تھی کہ آپ جنتی ہو۔

Q. Where was he ﷺ burried?

A. He ﷺ was burried in Madinah.

KHULAFAA-E-RAASHIDIIN

Q. Who are the Khulafaa-e-Rashidiin?

A. They are first four caliphs of Islam.

Q. What are their names?

A. 1.Abu Bakr ؓ 2.Umar Farooq ؓ 3.Usman Ghani ؓ 4.Ali al-Murtadhaa ؓ

Q. Who was Abu Bakr ؓ?

A. He was the Prophet's father in law.

Q. Who was Umar Farooq ؓ?

A. He was also the Prophet's father in-law.

Q. Who was Usman Ghani ؓ?

A. He was the Prophet's son in law.

Q. Who was Ali al-Murtadhaa ؓ?

A. He was also the Prophet's son in law.

ASHRAH MUBASHSHRAH

Q. Who are Ashrah Mubashshrah?

A. Ashrah means "10" & Mubashshrah means "who are given good news". There were 10 Sihaabah to whom the Prophet gave the good news of Paradise during their lifetime.

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

Q. How many uncles did he ﷺ have?

A. He ﷺ had twelve uncles.

Q. Did all of them accept Islam?

A. No.

Q. How many of them accepted Islam?

A. Two of them accepted Islam.

Q. What were the names of them?

A. Name of the 1st was Syydna Hamzah رضی اللہ عنہ & Name of the 2nd was Syidna Abbaas رضی اللہ عنہ

Q. When did he announce his prophethood?

A. At the age of 40.

Q. Who were his worst enemies?

A. Abu Jahl and Abu Lahab.

Q. Where did he ﷺ pass away?

A. He ﷺ passed away in Madinah.

سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے کتنے چچا تھے؟

واب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے 12 چچا تھے.

ال: کیا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے سارے چچا مسلمان ھے؟

اب: نہیں!

ال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے کتنے چچا مسلمان ہوئے

ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے 2 چچا مسلمان ہوئے۔

ال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے مسلمان چچاؤں کے نام یا تھے؟

اب: ایک کا نام سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اور دوسرے چچا کا نام یدنا عباس رضی اللہ عنہ تھا۔

ال: ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان ب کیا؟

اب: ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان 40 سال کی عمر میں کیا۔

ال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بڑے دشمن کون تھے؟

اب: ابو جہل اور ابو لہب سب سے بڑے دشمن تھے۔

ال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کہاں فوت ہوئے؟

اب: ہمارے پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ میں فوت

marfat.com

خبرنامہ

حکومت امریکی ایماء پر کیے گئے تمام غیر اسلامی اقدامات واپس لے

عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام: پشاور سے لاہور تک تاریخ ساز ''ناموس رسالت ٹرین مارچ''

شاندار آغاز کامیاب اختتام، جگہ جگہ والہانہ استقبال، رقت آمیز مناظر، جذبوں ولولوں کا سیلاب، ہر طرف بینرز اور پرچم ہی پرچم

علماء ومشائخ خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کریں، اسلام مخالف پالیسیاں تبدیل نہ ہوئیں تو جی ایچ کیو کے سامنے دھرنا دیں گے

موجودہ حکمرانوں نے فوج کے ماٹو ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کو ختم کر دیا اور امریکہ کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں، علماء کیا کر رہے ہیں

ٹی وی پر فحاشی، شرعی سزاؤں کا مذاق، ناموس رسالت کے قانون کو غیر مؤثر بنانا، تعلیمی بورڈ آغا خانی فرقے کے تحت کرنا اور

پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنا دین دشمنی کی دلیل ہے۔ گستاخ رسول کی سزا موت ہے، یہ فیصلہ زمینی نہیں آسمانی ہے

مظاہرین سے پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری ودیگر علماء کے خطابات، اسٹیشنوں پر آذانیں، نعرۂ تکبیر ورسالت کیساتھ استقبال

ٹرین مارچ کی قیادت مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری، ومرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری نے کی، قائدین کے پشاور، نوشہرہ، جہانگیرہ، اٹک، حسن ابدال، ٹیکسلا، راولپنڈی، جہلم، کھاریاں لالہ موسیٰ، گجرات، وزیر آباد، گوجرانوالہ اور لاہور کے اسٹیشنوں پر بڑے عوامی اجتماعات سے خطابات

''عالمی تنظیم اہل سنت'' کے زیر اہتمام قانون ناموس رسالت میں ترمیم اور پرویز حکومت کی جانب سے کیے گئے دیگر اسلام کش اقدامات کے خلاف پشاور تا لاہور'' ٹرین مارچ۔ 7 مارچ کو صبح 30-8 بجے پشاور سے لیکر لاہور تک ہر اسٹیشن پر والہانہ استقبال، عوام کا جم غفیر اپنے قائدین کا استقبال کرنے کیلئے موجود، تنظیم کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے اسٹیشنز پر بڑے عوامی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا:
پرویز حکومت مسلمانوں کی بے حسی سے فائدہ اٹھا کر وطن عزیز کی دینی اساس کو نہ صرف شدید نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کی ناپاک سازش کر رہی ہے۔ توہین رسالت ایکٹ 295 سی اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کر کے اسلام کے ان اہم ترین توانین کو غیر مؤثر بنا دیا ہے، اب ترمیم کے بعد ایس پی سطح کے پولیس آفیسر کی پیشگی تفتیش اور منظوری کے بغیر ایف آئی آر کا اندراج نہیں ہو سکے گا۔ پرویز مشرف کے دور حکومت میں ٹی وی اور دیگر سرکاری ذرائع سے عریانی وفحاشی کی کھلی ترویج کی جا رہی ہے (بقیہ صفحہ نمبر 39 پر)

پیشوائے اہلسنت کے شدید احتجاج پر ''ریڈیو آواز 105'' نے ڈاکٹر فرحت ہاشمی فرقہ وارانہ تقریروں پر پابندی لگا دی

ادارہ الہدیٰ انٹرنیشنل اسلام آباد کی سربراہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی تقریروں میں ختم گیارہویں شریف، میلاد شریف، نعرۂ رسالت یا رسول اللہ، مزارات اولیاء پر حاضری اور انبیاء کرام کے علم غیب جیسے عقائد کو کفر وشرک قرار دیا گیا ہے، عالمی تنظیم اہل سنت کے سربراہ پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری کے شدید احتجاج پر ریڈیو نے ان تقریروں کو بند کرنے اور ان پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیشوائے اہل سنت نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ میڈیا پر کڑی نگرانی رکھیں اور کسی کو اسلامی عقائد ونظریات کے خلاف زہر اگلنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہ دیں۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیئے!

”آواز اہل سنت“ کی فی سبیل اللہ تقسیم کر کے

جہالت، بدعقیدگی اور بدعملی کے خلاف جہاد کریں

پیارے مسلمانو! اس وقت مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ جہالت ہے جس کی وجہ سے گمراہی و بدعملی دن دن زور پکڑ رہی ہے اور دینی اقدار کمزور ہو رہی ہیں۔ لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ امت کی علمی کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنا مؤمنانہ کردار پیش کریں اور سب سے زیادہ محنت علم پر کریں اور اپنا پیسہ سب سے زیادہ علم پر خرچ کریں۔

الحمد للہ! ماہنامہ آواز اہل سنت ایمانی و عملی مسائل شرعیہ کا حسین امتزاج ہے اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے بے حد مفید ہے۔

”آواز اہل سنت“ کی فری تقسیم کر کے آپ دین اور علم دین کی خدمت کر سکتے ہیں!!!

- اس سلسلہ میں آپ اپنے ذاتی پیسوں سے، میلاد شریف، محافل میلاد، ختم گیارہویں اور دیگر تبلیغی جلسوں کے میں سے ”آواز اہل سنت“ خرید کر اپنے علاقہ میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔
- آپ کا جامعہ قادریہ عالمیہ اندرون ملک و بیرون ملک ہزاروں رسالے فری تقسیم کرتا ہے۔ آپ اس عظیم صدقہ جاریہ میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔
- آپ زکوۃ اور صدقہ کے پیسوں سے رسالہ خرید کر دینی مدارس کے طلبہ اور دیگر مستحق لوگوں میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں ثواب بھی کئی گنا زیادہ ہے۔

الداعی الی الخیر:

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

0333-8403748 0300-9622887 Web site: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: Qadri@ahlesunnat.info

maktabah.org / marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-53) 3521401-2 Fax: 3511653

باسمہ القادر

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کے شعبہ خواتین

''شریعت کالج طالبات'' کا سالانہ عظیم الشان دینی اجتماع 17 اپریل 2005 بروز اتوار صبح 10 تا 2 بجے دن

جلسہ تقسیم اسناد

زیر صدارت
ام العلماء والعالمات والدہ ماجدہ
حضرت غلام فاطمہ مدظلہا

زیر سرپرستی
پیشوائے اہل سنت حضرت صاحبزادہ
پیر محمد افضل قادری مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد

انشاء اللہ العزیز اس سال مرکز کی 426 عدد عالمات فاضلات حافظات قاریات اور شعبہ کمپیوٹر سے فارغ ہونے والی طالبات کو اسناد اور رداء فضیلت عطا کی جائیگی۔ نوٹ: شاخوں سے فارغ ہونے والی طالبات کی تعداد اسکے علاوہ ہے

خواتین اسلام قافلہ در قافلہ باپردہ (چھوٹے بچوں کے بغیر) شرکت فرمائیں!

اہم اعلانات

داخلہ شروع ہے

☆ شریعت کالج طالبات کے شعبہ جات میں یکم اپریل 2005ء سے تفصیلات بالمشافہ یا فون کے ذریعے حاصل کریں۔

☆ تدریسی اور تنظیمی کام کرنیوالی بہنیں اپنی کارکردگی کی تحریری رپورٹ ساتھ لائیں۔

☆ اس سال جامعہ میں 650 مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک فری تعلیم اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے، نیز جامع مسجد اور مزار شریف کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے، لہذا اہل خیر اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں!!!

منجانب: ر۔ک۔قادری پرنسپل: شریعت کالج طالبات، نگران: عالمی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین

رابطہ نمبر زنانہ دفتر: 053-3522290 مردانہ دفتر: 053-3521401-02

marfat.com